ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
15
www.tanzeem.org
مسلسل اشاعت کا 32 واں سال
تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام
تنظیم اسلامی کا ترجمان
20 تا 26 رمضان المبارک 1444ھ / 11 تا 17 اپریل 2023ء

القرآن حجۃ لک اُو علیک

قرآن رہتی دنیا تک کی انسانیت کے لیے اللہ تعالیٰ کا زبردست احسان اور اس کی عظیم الشان نعمت ہے۔ اس کلام کی کوئی مثال نہیں۔ اسی لیے فرمایا گیا کہ تمام انسان اور جنات مل کر بھی اس جیسا کلام بنانا چاہیں تو نہیں بنا سکتے۔ (بنی اسرائیل:88)

قرآن کریم کی عظمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ تمام مخلوق اس کے مقابلے سے عاجز ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات میں کوئی شریک نہیں، اس کی کوئی تمثیل نہیں، جیسے وہ بے نظیر ہے، ویسے ہی اس کا کلام بھی بے مقصدیت سے پاک، بے مثال اور بے نظیر ہے۔

اللہ کا کلام مومنین کے لیے سراسر رحمت اور شفا ہے۔ جو بھی اسے تھام لیتا ہے، اسے یہ اللہ کی رحمت کے زیر سایہ لا کھڑا کرتا ہے۔ قرآن مومنین کے لیے شفا ہے، ہر قسم کی قلبی، ذہنی، نفسانی، اخلاقی، معاشرتی اور تمدنی بیماریوں سے نجات دلا کر مومنین کو ایک پرسکون زندگی عطا کرنے کے لیے نازل ہوا ہے: ''اور ہم قرآن (کے ذریعے) سے وہ چیز نازل کرتے ہیں، جو مومنوں کے لیے شفا اور رحمت ہے، اور ظالموں کے حق میں تو اس سے نقصان ہی بڑھتا ہے۔'' (بنی اسرائیل:28)

جان لینا چاہیے کہ قرآن، اس کے ماننے والوں کے لیے رحمت و شفا ہے۔ لیکن جو لوگ اس کو جاننے کے بعد اس سے اعراض کرتے ہیں، کتراتے ہیں، اس کے سمجھنے میں سستی دکھاتے ہیں، اس کے مقابلے میں دوسرے لٹریچر کو اہمیت دیتے ہیں، اور اس کی تعلیمات کے نفاذ کو یقینی بنانے کے لیے کوشش نہیں کرتے، وہی لوگ ظالم ہیں، اور وہی خسارے میں رہنے والے ہیں۔

تحریکی زندگی میں دین اسلام کو سمجھنے سمجھانے کے لیے خواہ مخواہ ادھر ادھر کے فلسفوں میں تانک جھانک کرنا، دور کی کوڑیاں لانا، اسلام کو حالات حاضرہ سے سمجھنے کی کوشش کرنا، سب اس بات کا اشارہ دیتا ہے کہ آپ کا قرآن مجید سے تعلق بہت کمزور ہے، جبکہ اللہ نے اس کلام کو اور آسان بنا دیا ہے: ''اور ہم نے قرآن میں سب باتیں طرح طرح (کی مثالوں) سے بیان کر دی ہیں، مگر اکثر لوگوں نے انکار کرنے کے سوا قبول نہ کیا۔'' (بنی اسرائیل:89)

غلبہ دین کے لیے سرگرم عمل نوجوانوں کے لیے ضروری ہے کہ قرآن سے مضبوط تعلق پیدا کریں، ورنہ موجودہ حالات میں دین کے غلبے کے لیے اسٹریٹجی کیا ہو، اس گتھی کو سلجھانا مشکل ہے، بلکہ قرآن کو چھوڑنے کی وجہ سے ہمیں سخت قسم کی ٹھوکریں کھانا پڑیں گی۔

اسی بات کو اللہ کے رسول ﷺ نے ایک مختصر اور نہایت ہی بلیغ جملے میں بیان کیا ہے: القرآن حجۃ لک اُو علیک ...... یعنی قرآن تیرے حق میں حجت ہے یا تیرے خلاف حجت ہے۔

سید محمد رحمٰن

اس شمارے میں

ایک نافرمان بیٹا
ماہِ رمضان میں مجاہدانہ تربیت ...
الیکشن کمیشن: سپریم کورٹ اور انتخابات
اعتکاف کی فضیلت اور ......
مگر تم کیا ہو!
کلیۃ القرآن میں تقریب تکمیل بخاری شریف

قرابت داروں کو دعوت کا حکم

الھدیٰ 1031 ڈاکٹر اسرار احمدؒ

سورۃ الشعراء | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | آیت: 214

وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿۲۱۴﴾

آیت: ۲۱۴ ﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿۲۱۴﴾﴾ ”اور (اے نبی ﷺ!) خبردار کیجیے اپنے قریبی رشتہ داروں کو۔“

اس آیت کے بارے میں تاریخ سے ثابت ہے کہ یہ تقریباً ۳ نبویؐ میں نازل ہوئی تھی۔ چنانچہ اس تاریخی ثبوت سے اس دعوے کی تصدیق ہوتی ہے کہ سورۃ الشعراء بالکل ابتدائی زمانے کی سورت ہے۔

روایات میں آتا ہے کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک دعوت کا اہتمام کرنے کے لیے فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ ہی کے زیر کفالت تھے اور آپؐ کے ساتھ ہی رہتے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے تمام بنو ہاشم کو کھانے پر مدعو کیا۔ کھانے کے بعد آپؐ انہیں دعوت دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو انہوں نے شور وغل مچانا شروع کر دیا اور آپؐ کی بات سنے بغیر چلے گئے۔ کچھ روز کے بعد آپ ﷺ نے دوبارہ انہیں مدعو فرمایا۔ اس دفعہ کھانے کے بعد چار و ناچار وہ بیٹھے رہے اور آپؐ نے ان کے سامنے ایک دعوتی خطبہ دیا۔ یہ خطبہ مختصر ہے مگر آپ ﷺ کے عظیم خطبات میں سے ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ ہمارے ہاں احادیث کی کتب میں یہ خطبہ (اپنے علم کی حد تک مجھے وثوق ہے) موجود نہیں ہے' البتہ اہل تشیع کی مشہور کتاب ”نہج البلاغہ“ میں یہ خطبہ شامل ہے۔ ”نہج البلاغہ“ بنیادی طور پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خطبات اور خطوط پر مشتمل ہے' لیکن اس کا ایک حصہ حضور ﷺ کے خطبات کے لیے مختص کیا گیا ہے۔ اگرچہ ”نہج البلاغہ“ میں خطبہ کے متن کے ساتھ کسی قسم کی صراحت موجود نہیں کہ یہ خطبہ کس موقع پر ارشاد فرمایا گیا مگر خطبے کے متن اور اسلوب کی بنا پر مجھے یقین ہے کہ یہ وہی خطبہ ہے جو آپ ﷺ نے بنو ہاشم کی مذکورہ ضیافت کے موقع پر ارشاد فرمایا تھا۔ میرے کتابچے ”دعوت الی اللہ“ اور اس کتابچے کے انگلش ترجمے "Calling People unto Allah" میں اس خطبے کا پورا متن موجود ہے۔ بہر حال ”دعوتِ حق“ کے حوالے سے یہ بہت اہم خطبہ ہے۔

درس حدیث

ماہِ رمضان میں چار چیزوں کی کثرت

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ”رمضان المبارک میں چار چیزوں کی کثرت کیا کرو، دو باتیں تو ایسی ہیں کہ تم ان کے ذریعے اپنے رب کو راضی کر سکو گے، اور دو چیزیں ایسی ہیں کہ تم ان سے بے نیاز نہیں ہو سکتے، پہلی دو باتیں جن کے ذریعے تم اللہ تعالیٰ کو راضی کر سکو گے، وہ ہیں: ”لا الٰہ الا اللہ“ کی گواہی دینا اور استغفار کرنا، اور وہ دو چیزیں جن سے تم بے نیاز نہیں ہو سکتے، وہ یہ کہ تم اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو اور جہنم سے پناہ مانگو۔“ (صحیح ابن خزیمہ)

ادار یہ
ایوب بیگ مرزا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک نافرمان بیٹا

بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے Genesis of Pakistan کی حقیقت بتاتے ہوئے یہ تاریخ ساز جملہ ارشاد فرمایا تھا کہ اسلام پاکستان کا باپ ہے اور جمہوریت پاکستان کی ماں ہے۔ ہیئت پاکستان کی یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس سے انکار ممکن نہیں۔ مختصر ترین الفاظ میں بات کچھ یوں ہے کہ اگر مسلم لیگ 1946ء کے انتخابات میں مسلم نشستوں پر سویپ نہ کرتی اور تحریک پاکستان میں اگر اسلام کا نعرہ مسلمانانِ ہند میں جنون کی کیفیت پیدا نہ کر دیتا تو انگریز کی جابرانہ قوت اور کانگرس کی زیر قیادت ہندوؤں کی منظم اکثریت کبھی پاکستان کو معرضِ وجود میں نہ آنے دیتی۔ اگرچہ ان دونوں حقیقتوں نے تحریک پاکستان میں جان پیدا کی لیکن اس کے باوجود ہم سمجھتے ہیں کہ پاکستان کا قائم ہو جانا یہ مشیت ایزدی تھی، ایک معجزہ تھا۔ آگے بڑھنے سے پہلے یہ بھی عرض کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ پاکستان جو ایک ناکام ریاست ثابت ہو چکا ہے یا ثابت ہونے جا رہا ہے اس کے باوجود ہم پورے ذہنی اور قلبی یقین اور وثوق کے ساتھ کہتے ہیں کہ برصغیر کی دو قومی نظریہ کی بنیاد پر تقسیم اور پاکستان کا قیام ایک صحیح اور درست فیصلہ تھا۔ اُس کی وجہ صرف یہ نہیں کہ چونکہ بھارت کی انتہا پسند جماعتیں اور حکومت مسلمانوں کی نسل کشی کرنے پر تلی ہوئی ہیں اور بھارت کے کونے کونے میں مسلمانوں سے بدترین غیر انسانی سلوک ہو رہا ہے بلکہ اُس کی وجہ یہ بھی ہے کہ یہی وہ خطہ ہے جہاں سے حضور ﷺ کو ٹھنڈی ہوا آئی تھی اور آنے والے وقت میں یہاں سے سیاہ جھنڈوں والی فوج کا نفاذِ اسلام کے لیے جہاد کے لیے نکلنے کا ذکر بھی حدیث مبارک میں آیا ہے۔ یقیناً افغانستان کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے لیکن پاکستان کا یوں قیام اور معجزاتی طور پر ایٹمی قوت بن جانا اس حوالے سے بہت بامعنی نظر آتا ہے۔

ہم نے بات کا آغاز ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے قول سے کیا تھا کہ اسلام پاکستان کا باپ اور جمہوریت اُس کی ماں ہے۔ فرزندِ اسلام ہونے کی حیثیت سے پاکستان کا آغاز کوئی ایسا برا نہیں تھا، ڈیڑھ سال میں قراردادِ مقاصد منظور ہو گئی اور 1951ء میں 31 علماء نے بائیس نکات کی صورت میں اس بے ہودہ بات کا دندان شکن جواب بھی دے دیا کہ کس کا اسلام نافذ ہوگا۔ 1951ء میں وزیر اعظم لیاقت علی خان کو شہید کر دیا گیا اور وہیں سے اسلام کے اس بیٹے کو ریورس گیئر لگ گیا اور گاڑی اپنے ہدف کی مخالف سمت چل پڑی۔ اس کے بعد جمہوری بچے سات سال تک باہم گتھم گتھا رہے۔ 1958ء میں پاکستان کی ماں جمہوریت کو پہلی کاری ضرب لگائی گئی۔ آئین کو بھاری بوٹوں تلے کچل دیا گیا اور سیاست کو پابند سلاسل کر دیا گیا۔ جمہوریت کے ساتھ ایسا ظالمانہ سلوک کرنے والوں نے اسلام سے بھی دو دو ہاتھ کرنے شروع کر دیے۔ 1962ء میں ایسے عائلی قوانین نافذ کر دیے کہ ہر مسلک اور ہر مکتب فکر نے انہیں غیر اسلامی اور غیر شرعی قرار دیا۔ لیکن پھر بھی یہ عائلی قوانین آج 61 سال بعد بھی دندنا رہے ہیں اور وہ ملک جس نے اپنا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا ہوا ہے اور جہاں 98 فیصد مسلمان آباد ہیں، اُن سب کا منہ چڑا رہے ہیں۔

اس ملک کے معمار اور بانی قائداعظم نے قوم کے انتہائی اعلیٰ تعلیم یافتہ سپوتوں کو یہ ٹاسک دیا تھا کہ وہ مغرب کے نظامِ معیشت کو جو بدترین استحصالی نظام ہے اور جس سے انسان انسان کا خون چوس لیتا ہے اُسے اسلامی نظامِ معیشت سے تبدیل کریں تاکہ مسلمانانِ پاکستان معاشی عدل کے ثمرات سے بار آور ہو سکیں اور ہر حقدار کو اُس کا حق ملے۔ 1992ء سے 2022ء تک دو مرتبہ عدالتوں نے یہ فیصلہ دیا کہ بنک وغیرہ کا سود وہی

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
تا خلافت کی بنا دُنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر
تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب
بانی: اقتدار احمد مرحوم
20 تا 26 رمضان 1444ھ جلد 32
11 تا 17 اپریل 2023ء شمارہ 15

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: ایوب بیگ مرزا
ادارتی معاون: فرید اللہ مروت
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی
"دارالاسلام" ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔ 54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے
سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک...... 800 روپے
بیرون پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (14300 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (10800 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
"مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org

"ادارہ" کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

شے ہے جسے قرآن ربا کہتا ہے اور حرامِ مطلق قرار دیتا ہے لہٰذا حکومت، تمام ریاستی ادارے اور عام شہری اس سے مکمل طور پر الگ تھلگ رہیں اور کسی بھی سطح کے لین دین پر ہرگز اس کا سایہ نہ پڑنے دیں۔ لیکن ان فیصلوں کو کولڈ سٹور میں رکھ دیا گیا تاکہ ٹھنڈے رہیں اور کوئی دینی حرارت یا غیرت پیدا نہ ہونے پائے۔ دونوں مرتبہ شریف فیملی برسرِ اقتدار تھی اور اس مرتبہ تو قومی اسمبلی میں سب سے بڑی اسلامی جماعت جمعیت علمائے اسلام مولانا فضل الرحمٰن کی قیادت میں حکومت کا حصہ ہے، لیکن وہ بھی زبانی جمع خرچ کرنے سے زیادہ کچھ کرنے کو تیار نہیں۔ سیاسی معاملات میں اور اقتدار کی بقاء کے حوالے سے یہ اسلامی جماعت حکومت کے ہاتھ ہی نہیں پاؤں بھی مضبوط کر رہی ہے۔ لیکن سود کے حوالے سے اشارۃً بھی یہ کہنے کو تیار نہیں کہ اللہ اور رسول ﷺ سے جنگ بند کرو بلکہ یہ حکومت مسلسل سود کی شرح میں اضافہ کر کے اس جنگ کو ایندھن مہیا کر رہی ہے۔ علاوہ ازیں انسانی حقوق کی بدترین پامالی کرتے ہوئے اور لوگوں کے حقِ رائے دہی پر ڈاکہ ڈال کر اسلام کے فراہم کردہ حقوق کو بُری طرح پامال کیا جا رہا ہے۔ یاد رہے کچھ لوگ حقِ رائے دہی کو عوام کا صرف دنیوی حق سمجھتے ہیں ایسا ہرگز نہیں یہ مسلمانوں کا دینی حق بھی ہے اور انتہائی اہم حق ہے۔ گویا اسلام کا یہ بیٹا پاکستان اسلام ہی کے خلاف پوری طرح بغاوت کا جھنڈا بلند کیے ہوئے ہے۔ یہ تو مشتے از خروارے ہے کیا کچھ اس ملک میں دینِ اسلام کے خلاف نہیں ہوا۔

جہاں تک پاکستان کی ماں جمہوریت کا تعلق ہے اُس کے سر سے بھی ہم پون صدی سے چادر کھینچ رہے ہیں۔ ان 75 برسوں میں بہت کچھ ہوا جو ہوا بُرا ہی ہوا لیکن یہ بُرائی اور بدصورتی بھی اب اپنے معراج پر پہنچ رہی ہے پچھلی داستانوں کا ذکر کیا کرنا گزشتہ سال رجیم چینج جیسے بھی ہوا بہرحال ہو گیا۔ اُس زخم کو روز روز کریدنے کی کیا ضرورت ہے۔ اب یہ جو پنجاب اور KPK کی اسمبلیاں تحلیل ہوئی ہیں، اس پر عجب تماشا لگا ہوا ہے۔ سیاسی معاملہ طے ہونے کے لیے عدالت جا رہا ہے، ایک بینچ بن رہا ہے، دوسرا ٹوٹ رہا ہے پھر تیسرا بن رہا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس عدالتی کارروائی کی ضرورت کیوں محسوس کی گئی۔ ان صوبوں کے وزراء اعلیٰ نے اسمبلیاں تحلیل کیں تھیں۔ آئین اُنہیں اس کا حق دیتا ہے بلکہ صرف اُنہیں ہی دیتا ہے اور کسی کو یہ حق نہیں کہ وہ اسمبلیاں تحلیل کرے۔ لہٰذا آئین کے مطابق الیکشن کمیشن 90 روز میں الیکشن کروا دیتا، نئی اسمبلیاں وجود میں آ جاتیں، کسی تیسرے کی آئین اور قانون کے مطابق قطعی طور پر کوئی مداخلت نہیں بنتی تھی۔ یہ عدالت کو بیچ میں لانا ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔ بہرحال ظاہر ہے جب الیکشن کمیشن نے انتخاب کرانے اور اپنی آئینی ذمہ داری پوری کرنے سے انکار کیا تو دوسرا فریق عدالت پہنچ گیا۔ اگر آئینی ذمہ داری پوری کی جاتی تو عدالت جانے کی ضرورت ہی نہ پڑتی۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ اب جبکہ ملک کی اعلیٰ ترین عدالت نے واضح اور دوٹوک فیصلہ دے دیا ہے کہ فلاں تاریخ کو انتخابات کروائے جائیں تو اب سپریم کورٹ کا حکم ماننے سے انکار کیا جا رہا ہے اور اس حوالے سے انتہائی گھٹیا قسم کے دلائل دیئے جا رہے ہیں۔ دنیا کا اصول یہ ہے کہ ماتحت عدالت کا فیصلہ کسی کو منظور نہ ہو تو وہ اعلیٰ عدالت سے رجوع کرتا ہے لیکن جب اعلیٰ ترین عدالت کوئی فیصلہ دے دے تو وہ کسی کو پسند ہو یا ناپسند ہو اُس کو مانے بغیر چارہ نہیں۔ اگر آج اعلیٰ عدالتوں کے فیصلوں کو ماننے سے انکار کیا گیا تو کل کلاں ہر ادارہ ہی نہیں ہر شخص بھی یہ کہے گا کہ فلاں فلاں نے سپریم کورٹ کا حکم نہیں مانا تھا میں کیوں مانوں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ PDM اور خاص طور پر مسلم لیگ ''ن'' یہ وطیرہ اختیار کر کے اپنے آگے گڑھا کھود رہی ہے۔ اولاً اس لیے کہ اُس نے کیوں فرض کر لیا ہے کہ پنجاب جیسے صوبے میں اگر اس وقت انتخابات ہوئے تو اُسے لازماً شکست ہوگی۔ اور پھر فرض کر لیں کہ اس مرتبہ شکست ہو بھی جائے تو کیا یہ ہمیشہ ہمیشہ کی شکست ہوگی۔ ہماری رائے میں اُسے فوری اقتدار کے لیے نہیں بلکہ اپنی بقا کی جنگ لڑنا چاہیے۔ آج نہیں تو کل کامیابی ہو جائے گی۔

بہرحال اصل بات کی طرف واپس آتے ہوئے کہ پاکستان اپنی ماں جمہوریت سے بھی بُرا سلوک کر رہا ہے۔ سیاست دانوں کا اپنے جھگڑوں کو خود نمٹانے کی بجائے عدالتوں کا رُخ کرنا خود ظاہر کرتا ہے کہ یہاں جمہوریت انتہائی کمزور ہے۔ امریکہ میں ایک مرتبہ انتخابی جھگڑا عدالت تک پہنچا تھا جب الگور نے بش کی کامیابی کو چیلنج کیا تھا لیکن جلد ہی الگور جو مقدمہ میں مدعی تھا وہ یہ کہہ کر دعویٰ سے دستبردار ہو گیا کہ اس سے میرے ملک کی بدنامی ہو رہی ہے۔ بدقسمتی سے پاکستان میں تو عدالتوں سے بھی آگے جانے کا مسئلہ ہے۔ آج 7 اپریل کو جب ہم یہ تحریر کر رہے ہیں تو اس وقت قومی سلامتی کمیٹی کا اجلاس ہو رہا ہے جس میں یہ فیصلہ کیا جائے گا کہ دو صوبوں میں انتخابات کے حوالے سے سپریم کورٹ کے حکم کی تعمیل کی جائے یا بغاوت کا اعلان کیا جائے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ گویا حکومت سپریم کورٹ کا فیصلہ نہ ماننے کے لیے عسکری قیادت کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کرے گی۔ اس سے پہلے وہ قومی اسمبلی سے یہ قرارداد منظور کروا چکی ہے کہ سپریم کورٹ کا فیصلہ رد کیا جاتا ہے۔ آج کی دنیا میں ہم نئی نئی مثالیں قائم کر رہے ہیں۔ دنیا میں کوئی ایسی مثال نہیں ہے کہ کسی پارلیمنٹ نے یہ قرارداد منظور کی ہو کہ وہ اعلیٰ ترین عدالت کے فیصلے کو رد کرتی ہے۔ کیا ہم دنیا کو یہ بتا رہے ہیں کہ ہم جنگل میں رہنے والے لوگ ہیں۔ ہمارا آئین، قانون، قواعد و ضوابط اور ڈسپلن سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔ ہم صرف لاٹھی چلانا چاہتے ہیں۔ یہ خلاف دنیا بھی ہے اور خلاف اسلام بھی ہے۔ دنیا کا کوئی معاشرہ انارکی کے حق میں نہیں ہوتا۔ بنانا ری پبلک بننا دنیا میں انتہائی ذلت و رسوائی کا معاملہ سمجھا جاتا ہے۔ یہ شرمندگی اور شرمساری کا معاملہ ہے۔ بےلنگر جہاز کا مقدر ڈوبنے کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ بہرحال اگرچہ زمینی حقائق کے مطابق امید کا دامن ہم سے چھوٹا جاتا ہے لیکن ہمیں یقین ہے کہ کوئی خصوصی مدد آئے گی۔ ان شاء اللہ! ہم پھر اسلام کے دامن کو تھامیں گے۔ اور یہ خطہ اسلام کا قلعہ بنے گا۔ ان شاء اللہ!

شب گریزاں ہوگی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہو گا نغمۂ توحید سے!!

ماہ رمضان میں مجاہدانہ تربیت اور قربِ الٰہی

مسجد جامع القرآن قرآن اکیڈمی کراچی میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ کے 31 مارچ 2023ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

خطبہ مسنونہ اور تلاوت آیات کے بعد!

آج کی نشست میں چار باتیں ہم سب کی یاددہانی کے لیے بیان کرنا مقصود ہیں۔

1۔ روزہ کی حکمت، اس کا پس منظر، اس کے مقاصد کیا ہیں، یہ ہم قرآن کی روشنی میں سمجھیں گے۔

2۔ روزے کا بڑا حاصل روح کی بیداری و ترقی ہے جس کا حاصل اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا قرب ہے اور اس قرب کا حاصل یہ ہے کہ اللہ بندے کے قریب ہوجائے اور بندہ اللہ کے قریب ہوجائے اور اسی قربت میں مقصود ہے کہ بندہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا کرے۔

3۔ ایک حدیث مبارکہ کے مطابق ماہ رمضان میں نبی اکرم ﷺ کا خاص معمول تھا کہ آپ ﷺ جبرائیل امین کے ساتھ قرآن حکیم کا دور کرتے اور حیات طیبہ کے آخری سال آپ ﷺ نے دومرتبہ دور کیا۔ اس تعلق سے قرآن حکیم کی طرف توجہ کا معاملہ کتنا ضروری ہے اس پر بھی کلام ہوگا۔

4۔ اسی حدیث میں اگلی بات یہ آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ویسے تو لوگوں میں سب سے بڑھ کر سخی تھے مگر جب رمضان کا مہینہ ہوتا اور جبرائیلؑ کے ساتھ اللہ کے رسول ﷺ کی ملاقات ہوتی اور رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ قرآن حکیم کا دور فرماتے تو آپ ﷺ کی سخاوت والی کیفیت میں بہت زیادہ تیزی آجاتی، جیسے کہ تیز رفتار آندھی ہو۔ اس بات کو بھی ہم سمجھیں گے ان شاء اللہ۔

1۔ قرآن حکیم میں روزوں کا بیان

قرآن حکیم میں سورۃ البقرۃ کے 23ویں رکوع میں روزہ کے مسائل بیان ہوئے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے:

''اے ایمان والو! تم پر بھی روزہ رکھنا فرض کیا گیا ہے جیسے کہ فرض کیا گیا تھا تم سے پہلوں پر تاکہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہوجائے۔'' (البقرۃ:183)

عرب زمانہ جاہلیت میں لوٹ مار اور جنگ کے لیے تیز رفتار گھوڑے استعمال کرتے تھے اور ان گھوڑوں کی باقاعدہ تربیت کی جاتی تھی، انہیں کئی کئی دن تک بھوکا اور پیاسا رکھا جاتا تھا اور تیز رفتار آندھیوں کی طرف منہ کرکے کھڑا رکھا جاتا تھا تاکہ ان کے اندر قوت برداشت پیدا ہو اور مشکل وقت میں وہ ساتھ دے سکیں۔ اس سارے عمل کو عرب ''صوم الفرس'' کہتے تھے یعنی گھوڑے کا روزہ۔ وہیں سے صوم کا لفظ اہل ایمان کے روزہ کے لیے بھی استعمال ہوا کہ تمہیں بھی روزے رکھوائے جارہے ہیں تاکہ تمہارا بھی سٹیمنا اور strength بڑھے، تمہاری بھی قوت برداشت بڑھے تاکہ جب تمہیں استقامت کا مظاہرہ کرنا پڑے تو تم اس کے لیے تیار ہو، تم میدان میں کھڑے رہو اور ڈٹ جاؤ۔ اس اُمت کی یہ سب تیاری اور تربیت کس لیے کی گئی، فرمایا:

مرتب: ابوابراھیم

﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۭ﴾ ''اور (اے مسلمانو!) اسی طرح تو ہم نے تمہیں ایک اُمت وسط بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور رسولؐ تم پر گواہ ہو۔'' (البقرۃ:143)

اس امت نے اسلام (اللہ کے نظام) کو قائم کرکے گواہی دینی تھی۔ پہلے اس کام کے لیے بنی اسرائیل کو کھڑا کیا گیا تھا۔ لیکن وہ اس میدان میں کھڑے نہ رہ سکے اور باطل اور شر کے سامنے ڈھیر ہوگئے تو پھر اس اُمت کو کھڑا کیا گیا کہ تم نے لوگوں پر اللہ کے دین کی گواہی پیش کرنی ہے۔ گواہی قول سے بھی دینی ہے، عمل سے بھی دینی ہے، اور دین کو قائم کرنے کی جدوجہد کرکے بھی دینی ہے۔ اس کے لیے پہلے خود نبی اکرم ﷺ نے اپنے قول سے بھی، عمل سے بھی اور اللہ کا نظام قائم کرکے گواہی دی۔ ختم نبوت کے بعد یہی مشن اس اُمت کے کندھوں پر آ گیا۔ لہٰذا اس انقلابی مشن کے لیے ضروری تھا کہ اہل ایمان کی ذہنی، جسمانی اور روحانی تربیت کا اہتمام ہو کیونکہ اس راہ میں صبر کے بڑے بڑے مراحل ہیں۔ لہٰذا جس طرح فرمایا گیا:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ﴾ (البقرۃ:153) ''اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد چاہو۔''

اسی طرح رمضان کے روزے اہل ایمان پر فرض کیے گئے تاکہ ان کے ذریعے صبر، حوصلہ، برداشت کی قوت مسلمانوں میں پیدا ہو اور وہ اقامت دین کی جدوجہد میں استقامت کا مظاہرہ کرسکیں۔ اس نظام کو قائم کرنے کی جدوجہد کے لیے بدر کا معرکہ بھی رمضان میں سجا تھا، فتح مکہ کا معاملہ بھی رمضان میں ہوا تھا اور قرآن بھی رمضان میں نازل ہوا تھا۔ اس لحاظ سے قرآن، رمضان، اقامت دین کی جدوجہد اور سیرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا خاص تعلق ہے جس میں سبق یہ ہے کہ یہ اُمت اپنے مقصد قیام کی تکمیل کے لیے سیرت مصطفیٰ ﷺ سے رہنمائی حاصل کرے، قرآن کے ذریعے اپنی روحانی قوت بڑھائے اور روزہ کے ذریعے اپنے اندر صبر، تقویٰ، برداشت کی قوت پیدا کرے اور پھر انسانیت پر اللہ کے دین کی گواہی پیش کرے۔ اس کام کے لیے اس امت کو کھڑا کیا گیا۔

صبر پوری زندگی کا طرزِ عمل ہے۔ رمضان کے بارے میں بھی اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

''یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔''

رمضان کا مہینہ صبر، برداشت، جھیلنے کا مہینہ ہے۔ افطار سے ایک گھنٹہ پہلے مشقتیں زیادہ ہوجاتی ہیں، ٹریفک میں بھی، گھر میں بھی، کچن میں بھی، یہ مشقتیں صبر سے جھیلنی ہیں تاکہ راہ خدا میں جب مشقتیں آئیں تو انہیں

بھی جھیلنے کے قابل ہوسکیں۔ اسی سورۃ البقرہ میں آگے چل کر فرمایا: ﴿وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ۭ﴾ ''اور لڑو ان سے یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین اللہ کا ہو جائے۔'' (آیت:193)

یہ آج ہماری غلط فہمی ہے کہ رمضان کے بعد چاند رات کو فارغ ہو جاتے ہیں۔ یہ آج ہمارا تصور ہے کہ جمعہ کی دو رکعت پر مطمئن ہو جاتے ہیں اور اس کے بعد خود کو فارغ سمجھتے ہیں۔ یہ آج ہمارا تصور ہے کہ نماز، روزہ، حج، عمرہ وغیرہ پر بھی چلے گئے لیکن سود اور جوا بھی نہ چھوڑا۔ بے پردگی، فلمیں، ڈرامے اور ناچ گانے نہ چھوٹیں۔ یہ آج ہمارا تصور ہے کہ اسلام چند عبادات کا مجموعہ ہے۔ حالانکہ اسلام تو مکمل ضابطہ حیات ہے اور وہ غلبہ چاہتا ہے۔ اس غلبہ کے لیے، اس دین کے قیام کے لیے قتال کرنے کا حکم بھی اللہ نے دیا ہے اور قتال بغیر تیاری اور تربیت کے نہیں ہوتا۔ اس کے لیے محنت کرنا پڑتی ہے۔ سن 2ھ ہجری میں روزوں کی فرضیت کا حکم نازل ہوا اور اسی سال 17 رمضان کو جنگ بدر ہوئی۔ یہ ایک طرح سے حزب اللہ کے لیے تربیت اور تیاری کا معاملہ تھا کہ مشقت سے گزرنے کے بعد استقامت کا مظاہرہ کرنا سیکھ لیا جائے۔ اس پوری بحث کو سامنے رکھ کر ہمیں پورے دلجمعی کے ساتھ روزوں کا اہتمام کرنا چاہیے۔

روزہ اور دعا کا باہمی تعلق

روزے کا بڑا حاصل روح کی بیداری و ترقی ہے جس کا حاصل اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا قرب ہے اور اس قرب کا حاصل یہ ہے کہ اللہ بندے کے قریب ہو جائے اور بندہ اللہ کے قریب ہو جائے۔ اللہ تو ویسے ہی بندے کے قریب ہے۔ سورۃ البقرۃ کی آیت 186 میں فرمایا گیا: ﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّىْ فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ ۭ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ﴾ ''اور (اے نبی ﷺ!) جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں سوال کریں تو (ان کو بتا دیجیے کہ) میں قریب ہوں۔ میں تو ہر پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی (اور جہاں بھی) وہ مجھے پکارے۔''

اللہ کتنا قریب ہے؟ سورۃ قٓ میں آتا ہے: ﴿وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ۝۱۶﴾ ''اور ہم تو اُس سے اُس کی رگِ جاں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔'' یعنی ہم جتنا اپنے آپ سے قریب ہیں اس سے زیادہ ہمارا رب ہم سے قریب ہے۔ البتہ اللہ اپنی شان کے مطابق قریب ہے جس کو ہم سمجھ نہیں سکتے۔ کیونکہ قرآن میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ﴾ (الشوریٰ:11) ''اس کی مثال کی سی بھی کوئی شے نہیں۔''

اس کیفیت کو ہم بالفعل سمجھ نہیں سکتے۔ لیکن اللہ نے بتا دیا کہ: ''میں تو ہر پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی (اور جہاں بھی) وہ مجھے پکارے'' اب اس قربت کا مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے، اس کا کثرت کے ساتھ ذکر کیا جائے۔ قرآن میں ارشاد ہے: ﴿وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۴۵﴾ (الانفال) ''اور اللہ کا ذکر کرتے رہو کثرت کے ساتھ تاکہ تم فلاح پاؤ۔''

نماز بھی ذکر ہے مگر معین اوقات اور شرائط کے ساتھ ہے، قرآن الذکر ہے لیکن اس کے لیے بھی آداب اور شرائط کا معاملہ ہے لیکن دعا اور اذکار کا اہتمام آپ ہر وقت کر سکتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا:

﴿وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ﴾ (العنکبوت:45) ''اور اللہ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے۔''

اللہ کا ذکر سب سے بڑی شے ہے۔ یعنی نماز اور تلاوت قرآن کے علاوہ بھی ذکر ہے۔ بعد از نماز جمعہ کے لیے فرمایا: ''پھر جب نماز پوری ہو چکے تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو یاد کرو کثرت سے تاکہ تم فلاح پاؤ۔'' (الجمعہ:10)

اسی طرح نمازوں کے بعد اذکار کے حوالے سے سورۃ قٓ کے آخر میں آتا ہے: ﴿وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ۝۴۰﴾ ''اور سجدوں (نمازوں) کے بعد بھی۔''

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اذکار سکھائے ہیں جن میں آیت الکرسی، معوذتین اور تسبیح فاطمہ ؓ بھی شامل ہیں، اس کے علاوہ بھی مسنون اذکار ہیں۔ بہرحال ذکر مستقل مطلوب ہے۔ لیکن ہمارے سمارٹ فون پر کتنے

پریس ریلیز 7 اپریل 2023ء

غزوۂ بدر حق کی راہ میں پہلا بڑا معرکہ تھا

شجاع الدین شیخ

آیئے ہم ماہِ رمضان المبارک میں اللہ کی خصوصی رحمتوں سے بھرپور استفادہ کریں۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ اُنہوں نے کہا کہ رمضان المبارک کا مہینہ نیکیوں کا موسمِ بہار ہوتا ہے۔ ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ اس ماہ مبارک میں جو مسلمان دن کا روزہ رکھیں گے اور رات کو قرآن سے جڑ کر اللہ کے حضور قیام کریں گے، قیامت کے دن روزہ اور قرآن دونوں اُن کے حق میں سفارش کریں گے۔ انہوں نے ترکیہ، شام اور پاکستان میں زلزلہ کے باعث ہونے والے جانی و مالی نقصان پر گہرے دکھ اور رنج کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مصائب اور آزمائشیں اللہ کی طرف سے آتی ہیں اور بعض اوقات اللہ تعالیٰ قوموں کو خوابِ غفلت سے جگانے کے لیے جھنجھوڑتا ہے تاکہ وہ اپنے اعمال کی اصلاح کریں۔ لہٰذا ہمیں ماہِ رمضان المبارک کی بابرکت ساعتوں کا بھرپور فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنے گناہوں سے تائب ہو جانا چاہیے اور اللہ سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنے اور اُس کی رضا حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔ تاکہ دنیا اور آخرت دونوں میں کامیاب ہوسکیں۔

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشرواشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

گھنٹے لگتے ہیں؟ اور اللہ کے ذکر میں ہمارا کتنا وقت لگتا ہے۔ اگر کسی کو عربی نہیں آتی تو اللہ کو تو ساری زبانیں آتی ہیں۔ آپ جس زبان میں اللہ سے بات کرنا چاہتے ہیں کر سکتے ہیں۔ اللہ چاہتا ہے کہ بندہ اس سے بات کرے، دعا کرے۔ فرمایا:

﴿اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ﴾ ''میں تو ہر پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی (اور جہاں بھی) وہ مجھے پکارے'' (البقرہ:186)

ان الفاظ میں کس قدر گارنٹی ہے اور یہ اللہ کا کلام ہے۔ اللہ دو مرتبہ فرماتا ہے: ﴿وَمَنۡ اَصۡدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیۡثًا ﴿۸۷﴾﴾ ''اور اللہ سے بڑھ کر اپنی بات میں سچا کون ہو گا؟'' ﴿وَمَنۡ اَصۡدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیۡلًا ﴿۱۲۲﴾﴾ (النساء) ''اور کون ہے جو اللہ سے بڑھ کر اپنی بات میں سچا ہو سکتا ہے؟''

کیا ہمیں اللہ پر اتنا یقین ہے؟ حکایت ہے کہ بارش نہیں ہو رہی تھی تو عیسائیوں کے پادری نے دعا کے لیے سب کو بلایا۔ ایک لڑکا چھتری لے کر آ گیا۔ اس سے لوگوں نے پوچھا کہ بارش ہو نہیں رہی اور تم چھتری لے کر آ گئے ہو؟ اس نے کہا تم اللہ سے بارش مانگ رہے ہو اور تمہیں یقین نہیں ہے کہ اللہ بارش برسائے گا لیکن مجھے یقین ہے، اسی لیے میں چھتری لے کر آیا ہوں۔ آج ہم بھی اللہ سے دعائیں مانگتے ہیں لیکن کیا ہمارا اللہ پر یقین ہے؟ وہ تو کہتا ہے: ﴿اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ﴾

دعا کی قبولیت کے حوالے سے تفصیل ہے۔ بندہ دعا کرے، اللہ کی حکمت ہے، ہمارے لیے بہتر سمجھے گا تو دے دے گا نہیں تو نہیں دے گا۔ اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ ہمیں کچھ نہیں پتا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاللّٰہُ یَعۡلَمُ وَاَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۱۶﴾﴾ (البقرہ) ''اور اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے۔''

کبھی کوئی دعا قبول نہیں ہوتی لیکن اس کے بدلے میں اللہ کوئی مصیبت ٹال دیتا ہے۔ تیسری شکل یہ ہے کہ ممکن ہے نہ کچھ دے اور نہ کسی مصیبت کو ٹالے لیکن آخرت کے لیے اس دعا کو خزانہ بنا دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن بندے کو ڈھیروں اجر عطا ہو گا تو بندہ کہے گا یا اللہ! یہ کیا ہے؟ اللہ فرمائے گا تیری جن دعاؤں کی قبولیت دنیا میں نہیں ہوئی یہ ان کا اجر ہے۔

دعا کا روزہ سے کیا تعلق ہے؟

آج اس قدر مادیت کے غلاف ہم پر چڑھ چکے ہیں کہ روح بے چاری کہیں سسک کر دب چکی ہے۔ روزے کا ایک حاصل روح کی بیداری ہے۔ روح میں اللہ کے ساتھ تعلق کی تڑپ ہے۔ روزے کی حالت میں یہ کیفیت بندے کو میسر آتی ہے تو بندے کو اللہ کا قرب ملتا ہے کیونکہ اللہ نے خود فرمایا: (الصوم لی وانا اجزی بہ) ''روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا ہوں'' روزے کا سب سے بڑا حاصل یہ ہے کہ بندے کو اللہ کی قربت نصیب ہوتی ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ دعا قبول ہوں تو آگے اللہ تعالیٰ شرط بتا رہا ہے:

﴿فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ وَلۡیُؤۡمِنُوۡا بِیۡ﴾ ''پس انہیں چاہیے کہ وہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان رکھیں''

سورۃ البقرۃ میں ہی فرمایا: ﴿فَاذۡکُرُوۡنِیۡۤ اَذۡکُرۡکُمۡ﴾ (آیت:152) ''پس تم مجھے یاد رکھو میں تمہیں یاد رکھوں گا''

اگر ہم چاہتے ہیں کہ اللہ ہماری دعائیں قبول کرے تو ہمیں اللہ کا فرمانبردار بندہ بننا ہو گا یعنی تقویٰ کی راہ پر گامزن ہونا ہو گا۔ روزے کا حاصل تقویٰ ہے کہ لیکن اگر ہم نمازیں بھی ضائع کر رہے ہیں، جوا، سٹہ، بے پردگی، کرپشن، چوری، ڈاکہ، سب برائیاں جاری ہیں، اب تو کچھ لوگ جان بوجھ کر روزے بھی چھوڑ رہے ہیں، ان سب برائیوں کے بعد بھی ہم چاہیں کہ اللہ دعائیں قبول کرے تو یہ مشکل ہے۔ دعاؤں کی قبولیت کے لیے ہمیں اللہ کا فرمانبردار بندہ بننا ہو گا۔ آگے فرمایا:

﴿لَعَلَّہُمۡ یَرۡشُدُوۡنَ ﴿۱۸۶﴾﴾ ''تاکہ وہ صحیح راہ پر رہیں۔''

اللہ کے قرب کا حاصل یہ ہے کہ بندہ دعا کرے تو اللہ اسے قبول فرمائے گا لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ بندہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی فرمانبرداری کی روش کی طرف آئے اور نافرمانی سے اپنے آپ کو بچائے۔

رسول اللہ ﷺ کی سخاوت و تلاوت قرآن

نبی اکرم ﷺ کی ایک حدیث مبارک میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں، فرماتے ہیں:

''نبی کریم ﷺ سخاوت اور خیر کے معاملہ میں سب سے زیادہ سخی تھے اور آپ ﷺ کی سخاوت اس وقت اور زیادہ بڑھ جاتی تھی جب جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ سے رمضان میں ملتے، جبرائیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ سے رمضان شریف کی ہر رات میں ملتے یہاں تک کہ رمضان گزر جاتا۔ نبی کریم ﷺ جبرائیل علیہ السلام سے قرآن کا دور کرتے تھے، جب جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ سے ملنے لگتے تو آپ ﷺ چلتی ہوا سے بھی زیادہ بھلائی پہنچانے میں سخی ہو جایا کرتے تھے۔''

اس حدیث مبارک سے دو باتیں معلوم ہوئیں:

1۔ ماہ رمضان میں قرآن کا پڑھنا پڑھانا' یہ حضور ﷺ اور جبرائیل کا بھی معمول تھا۔ اسی کی توجہ ہم دلاتے ہیں کہ رمضان کی راتیں قرآن کے ساتھ بسر کریں۔ اس حوالے سے تنظیم اسلامی نے پورے رمضان میں سے 30 گھنٹے سے لے کر 108 گھنٹے کے مختلف پیکجز ترتیب دیے ہیں جن میں قرآن ترجمہ وتشریح کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ ہماری ویب سائٹس پر ان تمام پروگرامز کے لنکس مل جائیں گے۔ اللہ ہمیں ترجمہ قرآن سننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

2۔ سخاوت کا معاملہ! یعنی راہ خدا میں خرچ کرنا تو اللہ کے رسول ﷺ کے معمول میں شامل تھا لیکن ماہ رمضان میں آپ ﷺ کی سخاوت میں تیز رفتار آندھی کی سی تیزی آ جاتی تھی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اس روزے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ ہمیں پتا چلے کہ بھوک اور پیاس انسان کو ستاتی ہے۔ عام طور پر ہمارے پیٹ بھرے ہوتے ہیں تو ہمیں مفلسوں کی تکلیف کا اندازہ نہیں ہو پاتا کہ وہ کس کرب سے گزر رہے ہوتے ہیں، روزے میں اس کا احساس ہوتا ہے۔ اس کا حاصل یہ ہوتا ہے کہ ہم اللہ کی راہ میں خرچ کریں۔ زکوٰۃ فرض ہے۔ اہل علم سے مسائل معلوم کر کے ٹھیک ٹھیک زکوٰۃ ادا کرنی چاہیے لیکن زکوٰۃ کافی نہیں ہے یہ تو کم از کم تقاضا ہے۔ زکوٰۃ کے علاوہ بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ اللہ کی راہ میں اتنا خرچ کرتے تھے کہ کبھی اتنا مال جمع ہوا ہی نہیں کہ زکوٰۃ دینے کی نوبت آئی ہو۔ آج کرونا وباء کے بعد سے ملک میں معاشی بحران شدت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ کتنے ہی زکوٰۃ دینے والے، اب زکوٰۃ لینے والے ہو گئے ہیں۔ اللہ ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ اس اعتبار سے ہم میں سے ہر ایک کوشش کرے کہ اللہ نے ہمیں جو دیا ہے اس میں سے مخلوق خدا پر خرچ کرنے کی کوشش کرے۔ لیکن یاد رہے کہ حلال کمائی سے خرچ کریں گے تو اس کا اجر ملے گا۔ حرام مال اللہ کے ہاں قبول نہیں۔ اپنے قریبی لوگوں میں دیکھیں ان کو پہلے دیں۔ خاص طور پر رشتہ داروں کو دینے کا دہرا اجر ہے۔ ایک صلہ رحمی کا ثواب اور ایک اس کی مدد کرنے کا ثواب۔ ہم اپنے ملازمین کو دیکھیں، ہماری فیکٹریز میں جو لوگ کام کرتے ہیں ان کو جو ہم تنخواہ دیتے ہیں ہمیں پتا ہے۔ گارڈز کو پندرہ ہزار دے رہے ہوتے ہیں اور اس کے اگر بچے بھی ہوں تو وہ کیسے گزارا کرے گا۔ حالانکہ پندرہ ہزار تو ہمارے ایک ایک بچے کی پاکٹ منی ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ ہمیں اس ماہ میں دوسروں پر خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین!

اعتکاف کی فضیلت اور ہماری بے رغبتی

مولانا ندیم احمد انصاری

اعتکاف عکف سے باب افتعال کا مصدر ہے، جس کے لغوی معنی ہیں ایک جگہ پابند ہوکر ٹھہرے رہنا۔ شرعی اصطلاح میں عبادت کی ایک شکل، جس کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ مومن کچھ مدت کے لیے دنیا سے علیحدگی اختیار کرکے مسجد میں بیٹھ جاتا ہے۔ اعتکاف ایک مستحسن فعل (سنت) ہے اور اس کا شمار ان نیک اعمال میں ہوتا ہے جن کا ماہِ رمضان کے آخری دس دنوں کے اندر بجا لانا کتبِ شرعیہ میں مستحسن قرار دیا گیا ہے، تاکہ انسان لیلۃ القدر کی برکات سے بہرہ یاب ہوسکے۔ حدیثِ نبوی سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ خود بھی ماہِ رمضان کا آخری تیسرا حصہ مدینے کی مسجد میں بہ حالتِ صوم گزارا کرتے تھے۔ (اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ)

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ تحریر فرماتے ہیں کہ اعتکاف کا بہت زیادہ ثواب ہے اور اس کی فضیلت اس سے زیادہ کیا ہوگی کہ نبی کریم ﷺ ہمیشہ اس کا اہتمام فرماتے تھے۔ معتکف کی مثال اس شخص کی سی ہے کہ کسی کے در پر جا پڑے کہ اتنے میری درخواست قبول نہ ہو، ہٹنے کا نہیں۔

نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

اگر حقیقتاً یہی حال ہو تو سخت سے سخت دل والا بھی پسیجتا ہے اور اللہ جل شانہ کی کریم ذات تو بخشش کے لیے بہانہ ڈھونڈتی ہے، بلکہ بے بہانہ مرحمت فرماتے ہیں۔

تو وہ داتا ہے کہ دینے کے لیے
در تیری رحمت کے ہیں ہر دم کھلے

خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھیے احوال
کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری مل جائے

اس لیے جب کوئی شخص اللہ کے دروازے پر دنیا سے منقطع ہوکر جا پڑے، تو اس کے نوازے جانے میں کیا تامل ہوسکتا ہے اور اللہ جل شانہ جس کا اکرام فرما دیں، اس کے بھرپور خزانوں کا بیان کون کرسکتا ہے۔ (فضائلِ رمضان)

اس کی حقیقت یہ ہے کہ مسجد میں اعتکاف کی نیت کرکے ٹھہر جائے اور بلا ضرورتِ شدیدہ مسجد سے نہ نکلے، اعتکاف پر جو ثواب کا وعدہ ہے وہ ہر حالت میں مل جائے گا، خواہ مسجد میں سوتا ہی رہے۔ یہ کیسی عجیب عبادت ہے! اس کی عقلی وجہ یہ ہے کہ مسجد کی حقیقت دربارِ خداوندی اور آستانہ شاہی کی ہے، اسی واسطے مسجدوں کے آداب میں ہے کہ بازاروں کی طرح ان میں آوازیں بلند نہ کی جائیں، طہارت اور صفائی کو لازم سمجھیں، تو اب اعتکاف کی حقیقت دربارِ خداوندی میں پڑا رہنا ہوا، اور ظاہر ہے کہ اگر کسی دنیادار انسان کے دروازے پر کوئی پڑا رہے تو وہ بھی آخر اس کو روٹی دے دیتا ہے کہ میرے دروازے پر پڑا ہوا ہے، اللہ تعالیٰ تو ارحم الراحمین ہیں وہ ایسے شخص پر کیوں نہ عنایت فرمائیں گے! (الفضائل والاحکام للشھور والایام)

اس کے علاوہ اعتکاف کی فضیلت میں بہت سی احادیث بھی وارد ہوئی ہیں، مشتِ از خروارے: حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، حضرت نبی کریم ہر رمضان میں دس دن اعتکاف کرتے تھے، جب وہ سال آیا جس میں آپ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ نے بیس دن اعتکاف کیا۔ (بخاری)

حضرت اُبی بن کعب ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ رمضان کے اخیر عشرے میں اعتکاف فرماتے تھے، ایک سال آپ ﷺ (کسی عذر کی وجہ سے) اعتکاف نہیں کرسکے، تو اگلے سال آپ نے بیس راتوں کا اعتکاف فرمایا۔ (ابوداؤد) وہ عذر کیا تھا، اس کے متعلق بھی حضرت اُبی بن کعب ؓ ہی سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرے کا ہمیشہ اعتکاف فرماتے تھے، ایک سال آپ نے سفر کیا تو اس سے اگلے سال بیس روز اعتکاف فرمایا۔ (ابن ماجہ، ابوداؤد) حضرت عائشہ ؓ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے، یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو اٹھا لیا، پھر آپ کے بعد آپ کی بیویاں بھی (اپنے گھروں میں) اعتکاف کرتی تھیں۔ (بخاری، مسلم)

ایک صحابی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بار رمضان کے پہلے عشرے میں اعتکاف کیا اور ہم لوگوں نے بھی آپ کے ہمراہ اعتکاف کیا، اس عرصے میں جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور کہا کہ جس کی آپ کو تلاش ہے یعنی شب قدر، اس عشرے کے آگے ہے، لہٰذا آپ نے درمیانی عشرے میں اعتکاف فرمایا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ اعتکاف کیا، پھر جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور کہا کہ جس کی آپ کو تلاش ہے وہ اس عشرے کے آگے ہے، پس بیسویں رمضان کی صبح کو آپ خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے اور فرمایا: جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہو وہ دوبارہ اعتکاف کرے، کیوں کہ میں نے شب قدر کو دیکھ لیا لیکن میں اسے بھول گیا اور اب صرف اتنا یاد ہے کہ وہ آخری عشرے میں طاق رات ہے اور میں نے خواب میں یہ دیکھا کہ گویا میں مٹی اور پانی میں سجدہ کر رہا ہوں، اس وقت تک مسجد کی چھت کھجور کی شاخ سے بنی تھی اور اس وقت ہم آسمان میں کوئی چیز ابر وغیرہ نہ دیکھتے تھے، اتنے میں ایک ٹکڑا بادل کا آیا اور ہم پر پانی برسا، نبی کریم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی یہاں تک کہ میں نے گیلی مٹی کا نشان رسول اللہ ﷺ کی پیشانی اور ناک پر دیکھا، یہ آپ ﷺ کے خواب کی تصدیق تھی۔ (بخاری، مسلم)

نیز رسول اللہ ﷺ نے معتکف کے بارے میں ارشاد فرمایا: وہ (یعنی معتکف) گناہوں سے کنارہ کش ہو جاتا ہے اور اُسے عملاً نیک اعمال کرنے والے کی مثل (بغیر کیے بھی) پوری پوری نیکیاں عطا کی جاتی ہیں۔ (ابن ماجہ)

ایک حدیث میں ہے کہ ”جو شخص اللہ کی رضا کے لیے ایک دن اعتکاف کرتا ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان تین خندقوں کا فاصلہ کر دیتا ہے، ہر خندق مشرق سے مغرب کے درمیانی فاصلے سے زیادہ لمبی ہے۔“ (طبرانی اوسط، شعب الایمان)

ایک مشہور حدیث میں ہے کہ ”رمضان میں دس دنوں کا اعتکاف کرنے کا ثواب دو حج اور دو عمروں کے برابر ہے۔“ (شعب الایمان)

ایک اور حدیث میں ہے کہ ”جس نے ایمان و ثواب کی امید کے ساتھ اعتکاف کیا اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔“ (الجامع الصغیر)

یہ چند احادیث تلاش بسیار کے نتیجے میں سپردِ قلم کر

دی گئیں، بڑے افسوس کی بات ہے کہ اتنی عظیم الشان فضیلتوں والی عبادت یعنی اعتکاف سے ہمارے معاشرے میں بے رغبتی عام ہوتی جارہی ہے۔ ماہِ مبارک میں اکثر مسلمان جس طرح تراویح اور تلاوتِ قرآن وغیرہ کا اہتمام کرتے ہیں، اس طرح اعتکاف کا اہتمام نہیں کرتے، اس لیے کہ بعض علاقوں میں تو اس عظیم الشان عبادت کو بڑے بوڑھوں سے متعلق سمجھ لیا گیا ہے، جب کہ اصل بات یہ ہے کہ اکثر افراد کے لیے ایک جگہ بیٹھے رہنا اور وہ بھی مسجد میں خاصا مشکل معلوم ہوتا ہے کہ اس میں دنیا سے کسی نہ کسی حد تک لاتعلقی لازمی ہے، اس پر خواہ مغفرت کی قوی امید ہی کیوں نہ ہو۔ دوسری بات یہ ہے کہ اعتکاف کے دنوں میں عید کا بازار پورے شباب پر ہوتا ہے، جسے قربان کرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں، یہ توفیق ہر ایک کو میسر نہیں آتی! افسوس صد افسوس کہ پیارے حبیب ﷺ کی ایسی عظیم سنت سے صرفِ نظر کر کے دنیا کی ان حقیر اشیاء پر فریفتہ ہوتے ہیں، اگر ایسا نہیں تو کیا بات ہے کہ ایک ہزار مسلمان مردوں کی آبادی والی مسجد میں دس فی صد یعنی سو، بلکہ ایک فی صد یعنی فقط دس افراد بھی اعتکاف میں نہیں بیٹھتے۔ تاجروں کا کہنا ہے کہ یہ ان کے دھندے کا سیزن ہوتا ہے، کالج وغیرہ کے طلبہ چھٹی نہ ہونے کا عذر کرتے ہیں اور نوکری پیشہ افراد تو بے چارے کہاں سے دس دن مسجدوں میں بیٹھ سکتے ہیں، یہ اور بات ہے کہ یہی لوگ موسم کے سہانا ہونے پر کام کاج سے رخصت لے کر ہل اسٹیشنوں پر گھومتے نظر آتے ہیں۔ یا للعجب! اس بے رغبتی کا اندازہ اس سے کیجیے کہ بعض مقامات ایسے بھی ہیں جہاں اس نبوی سنت کو ادا کرنے والا ایک بھی مرد نہیں ہوتا اور دوسرے علاقے سے کسی کو اجرت پر لا کر بٹھانے کی نوبت آتی ہے۔ جب کہ علماء نے صراحتاً لکھا ہے کہ اجرت دے کر اعتکاف کرانا جائز نہیں کیوں کہ عبادات کے لیے اجرت دینا اور لینا دونوں ناجائز ہے۔ اگر بدون ٹھہرائے اجرت کے اعتکاف کرایا اور اعتکاف کرا کے اجرت دینا وہاں معروف بھی نہ ہو تو یہ جائز ہے، بلکہ یہ امر بالمعروف میں داخل ہوگا۔ (فتاویٰ دار العلوم) اہلِ محلّہ کو چاہیے کہ خود ہی اعتکاف کریں، دوسرے محلّے سے بلا کر اعتکاف کرا کے خود محروم نہ رہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ) لیکن عوام کا حال یہ ہے کہ وہ حیلے بہانے تلاش کرتے ہیں جس کی دین زنجیری اعتکاف ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ اکیس رمضان سے شوال کے چاند دیکھنے تک ایک ہی شخص کے بیٹھنے کے بجائے کئی احباب یکے بعد دیگرے زنجیری طور پر بیٹھیں، جس کی اصلاح کرتے ہوئے علما کو لکھنا پڑتا ہے کہ اعتکافِ سنت یہ ہے کہ ایک ہی شخص بیس رمضان کو غروب آفتاب سے پہلے مسجد میں داخل ہو اور ہلال عید طلوع ہونے تک اعتکاف کی حالت میں رہے، مختلف دنوں میں مختلف لوگ بیٹھیں تو یہ اعتکاف نفل ہوگا، اس سے اعتکافِ سنت ادا نہیں ہوگا اور اہلِ محلہ پر اس کی ذمے داری باقی رہے گی۔ (کتاب الفتاویٰ)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح سمجھ عطا فرمائے اور اپنے حبیب کی سنتوں کا متبع و عاشق بنائے۔ آمین یارب العالمین!

دعائے صحت کی اپیل

☆ تنظیم اسلامی پشاور کے رفیق اور نقیب اسرہ رنگ روڈ محترم غلام مقصود شدید علیل ہیں۔

برائے بیمار پرسی: 0321-9049270

اللہ تعالیٰ بیماروں کو شفائے کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ قارئین اور رفقاء و احباب سے بھی ان کے لیے دعائے صحت کی اپیل کی جاتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآؤُکَ شِفَآءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا

مؤسس: ڈاکٹر اسرار احمدؒ
نگران: شجاع الدین شیخ

رجوع الی القرآن کورس

تعارفی نشست
قرآن اکیڈمی ڈیفنس
7 مئی 2023
اتوار صبح 9 بجے
خواتین کیلئے شرکت کا باپردہ انتظام ہے

آغاز
درج ذیل اکیڈمیز میں
8 مئی 2023
بروز پیر

ڈاکٹر اسرار احمدؒ

صبح 08:45 تا دوپہر 01:00 بجے
دورانیہ: 10 ماہ
پیر تا جمعہ

مضامین تدریس

سال اوّل
بیان القرآن
قرآن حکیم کا منتخب نصاب
سیرت النبی ﷺ
توسیعی محاضرات
ترجمۂ قرآن حکیم مع ترکیب
سیرت صحابہ رضی اللہ عنہم
عربی گرامر
ناظرہ قرآن حکیم و تجوید
عقیدہ و فقہ
فکر اسلامی
حدیث و سنت

سال دوم
علم العقیدہ
اصول التفسیر
اصول الحدیث
اصول الفقہ
فقہ المعاملات
علوم القرآن
تفسیر القرآن
علم الحدیث
فقہ العبادات
اللغۃ العربیۃ وادبھا
الفکر الاسلامی

ہاسٹل کی سہولت قرآن اکیڈمی یٰسین آباد میں صرف حضرات کے لیے دستیاب ہے

www.QuranAcademy.edu.pk
info@QuranAcademy.edu.pk

قرآن اکیڈمی ڈیفنس 021-35340022-4 0334-3088689
قرآن اکیڈمی یٰسین آباد 021-36806561 0331-7292223
قرآن اکیڈمی کورنگی 021-35078600 0343-1216738
قرآن انسٹیٹیوٹ گلستان جوہر 021-34030119 0323-4030119
قرآن انسٹیٹیوٹ لطیف آباد حیدرآباد 0334-3350910 0345-2701363
دارالاسلام مرکز تنظیم اسلامی لاہور (042)35473375-78 0333-5632242

اگر انتخابات کے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کی گئیں اور کسی وجہ سے الیکشن نہ ہو سکے تو پاکستان کا وجود شدید خطرے میں پڑ جائے گا: ایوب بیگ مرزا

اگر کہیں سے تھوڑا بہت ریلیف ملنے کی توقع ہے تو وہ عدلیہ ہے لیکن اب اس کے پر کاٹنے کے لیے بھی قانون سازی ہو رہی ہے: محمد عامر خاکوانی

کسی ریاست کا آئین حقوق و فرائض کا تعین کر کے انسانی معاشرے کو حیوانوں سے مختلف بناتا ہے: رضاء الحق

الیکشن کمیشن: سپریم کورٹ اور انتخابات کے موضوع پر

حالاتِ حاضرہ کے منفرد پروگرام "زمانہ گواہ ہے" میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہارِ خیال

میزبان: وسیم احمد

سوال: الیکشن کمیشن نے پنجاب اسمبلی کے انتخابات کی تاریخ میں توسیع کر دی اور اب KPK اسمبلی کے انتخابات کی تاریخ بھی 8 اکتوبر کر دی ہے۔ اس کے خلاف جب پی ٹی آئی نے پٹیشن فائل کی تو وہ بینچ ہی ٹوٹ گیا جس نے فیصلہ دینا تھا۔ اس ساری صورت حال پر آپ کا کیا تبصرہ ہے؟

ایوب بیگ مرزا: پہلے میں ایک اصولی بات کروں گا کہ جمہوریت اور انتخابات لازم و ملزوم ہیں۔ انتخابات کے بغیر جمہوریت کا کوئی نام و نشان نہیں۔ ہمارے ہاں ایک سال سے یہ مسئلہ چل رہا ہے۔ فرض کیجیے ایک سال پہلے یہ مسئلہ جاپان میں پیدا ہوا ہوتا تو اب تک ایک نہیں بلکہ دو انتخابات ہو چکے ہوتے۔ دنیا کے کسی بھی جمہوری ملک میں جب ایسا بحران پیدا ہوتا ہے تو وہاں فوراً عوام سے رجوع کیا جاتا ہے۔ عراق، ایران جنگ ہو رہی تھی لیکن اس کے باوجود ایران میں انتخابات ہو رہے تھے۔ ہمارے سامنے ترکی میں بدترین زلزلہ آیا ہے، ہزاروں لوگ جاں بحق ہو چکے ہیں، اربوں روپے کا نقصان ہو چکا ہے لیکن ترکی کی حکومت کا اعلان ہے کہ انتخابات مئی میں ہی ہوں گے۔ الیکشن سے فرار وہی حکومتیں اور سیاستدان چاہتے ہیں جن کا تعلق جمہوریت سے نہیں ہوتا اور نہ ہی ایسے لوگوں کو سیاستدان کہنا چاہیے۔ 13 اگست کو قومی اسمبلی کی مدت پوری ہو جائے گی۔ اس وقت یہ مطالبہ بھی سامنے آ رہا ہے کہ اگست میں اکٹھے الیکشن کرائے جائیں۔ اس صورت میں آئین پاش پاش ہو جائے گا۔

سوال: اگر چار ماہ بعد الیکشن کا انعقاد ہوتا ہے تو کیا وہ ٹائم فریم کے مطابق نہیں ہوں گے پھر آئین کیسے پاش پاش ہوگا؟

ایوب بیگ مرزا: پنجاب اور کے پی کے اسمبلیوں کے انتخابات 90 دن کے اندر کرنا آئینی تقاضا ہے۔ اگر چار مہینے بعد یعنی اگست میں ایک ساتھ الیکشن کرائیں گے تو آئین ٹوٹے گا۔ چار ماہ بعد تو ویسے بھی قومی اسمبلی، بلوچستان اور سندھ اسمبلی کی مدت ختم ہو جائے گی۔ وہی الیکشن اگر چار ماہ پہلے کرا لیے جائیں تو کوئی آئینی حرج پیدا نہیں ہوگا۔ اگر حکومت کہتی ہے کہ قومی، سندھ اور بلوچستان اسمبلیوں کے انتخابات وقت پر ہوں گے تو پھر اسے پنجاب اور کے پی کے اسمبلیوں کے انتخابات بھی وقت پر کرانے چاہئیں جو کہ 90 دن کے اندر کرانے ضروری ہیں۔ آئین

مرتب: محمد رفیق چودھری

کی شق 254 بھی یہی کہتی ہے کہ 90 دن کے اندر الیکشن کرانے میں کوئی رکاوٹ ہے تو 90 دن کے بعد جلد از جلد انتخابات کا انعقاد کیا جائے اور یہ آئین میں طے کردہ 90 دن کے شیڈول میں بامرِ مجبوری اضافہ تصور ہوگا لیکن 90 دن کے بعد کی نئی تاریخ نہیں دی جا سکتی۔ اول تو الیکشن کمیشن نے 8 اکتوبر جو تاریخ دی ہے ظاہری طور پر ایک مذاق کیا ہے کیونکہ چیف الیکشن کمشنر نے دس دفعہ خود کہا ہے کہ الیکشن کمیشن آئینی طور پر تاریخ دے ہی نہیں سکتا۔ پھر ٹال مٹول کے لیے خود ہی تاریخ دے دی۔ بعد میں حکومت کہے گی کہ الیکشن کمیشن تاریخ دینے کا مجاز ہی نہیں ہے۔ وہ تو صرف صدر یا گورنر کی دی ہوئی تاریخ پر الیکشن کرانے کا مجاز ہے۔ لہٰذا ایک بات تو واضح ہو گئی کہ حکومت 8 اکتوبر کو الیکشن ہرگز نہیں چاہتی۔ ایک بہانہ سکیورٹی کا ہے حالانکہ 2008ء اور 2013ء میں سکیورٹی کا جتنا مسئلہ تھا اُتنا آج نہیں ہے۔

سوال: پی ٹی آئی نے عدالت میں درخواست دی تھی کہ الیکشن کی تاریخ عدالت طے کرے لیکن فیصلہ آنے سے پہلے ہی وہ بینچ ٹوٹ گیا جو سماعت کر رہا تھا۔ اب یہ معاملہ کس طرف جائے گا؟ نیز عدلیہ میں جو تقسیم نظر آ رہی ہے اس کا حل کیا ہے؟

محمد عامر خاکوانی: بینچ کا ٹوٹنا قابلِ فہم تھا کیونکہ جسٹس قاضی فائز عیسیٰ کے فیصلے میں تھا کہ جب تک سوموٹو اور بینچز کے حوالے سے کوئی پروسیجر نہیں بنتا تب تک اس طرح کے سپیشل بینچ بننے چاہئیں۔ بظاہر یہ لگ رہا ہے کہ یہ کیس اب آگے جائے گا اور الیکشن کمیشن نے جو تاریخ آگے بڑھائی ہے وہ غلط اور غیر آئینی ہے۔ اس کو کوئی حق حاصل نہیں تھا اور یہ معاملہ الیکشن کمیشن کے خلاف ہی جائے گا۔

سوال: اس خاص موقع پر عدالتی اصلاحات کے نام پر حکومت نے جو قانون سازی شروع کی ہے کیا یہ درست اقدام ہے؟

محمد عامر خاکوانی: اصولی طور پر دو باتیں ہیں۔ ایک یہ کہ قانون سازی پارلیمنٹ کا کام ہے ان کو کرنا چاہیے لیکن یہ وقت درست ہے یا نہیں یہ سوال اہم ہے۔ اس وقت قانون سازی خالصتاً بدنیتی کی بنیاد پر لگ رہی ہے۔ کیونکہ اس وقت ایک لولی لنگڑی قومی اسمبلی ہے جس میں اپوزیشن ہے ہی نہیں اور جو حقیقی اپوزیشن ہے اس کو اسپیکر اور حکمران اتحاد اسمبلی میں آنے نہیں دے رہا۔ لہٰذا بغیر اپوزیشن کی اسمبلی میں قانون سازی مذاق کے سوا کچھ نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کے تمام ادارے اس وقت پی ٹی آئی کے خلاف یکسو اور متحد ہیں اور پی ٹی آئی کو حکومت میں آنے سے روکنے کے لیے آخری حد تک جانا چاہتے ہیں۔ البتہ کہیں سے تھوڑا بہت انصاف ملنے کی امید ہے تو وہ سپریم کورٹ ہے لیکن اس وقت حکومتی قانون سازی کا واضح مقصد عدلیہ کے پر کاٹنا اور اس کی آزادی پر قدغن لگانا ہے۔

سوال: اگر عدلیہ الیکشن کی تاریخ دے دیتی ہے تو آپ کے خیال میں الگ الگ الیکشن زیادہ بہتر ہوں گے یا پھر ایک ہی بار پورے پاکستان میں الیکشن زیادہ بہتر ہوں گے؟

محمد عامر خاکوانی: اصل بات یہ ہے کہ آئین

کیا کہتا ہے۔ آئین میں یہ نہیں ہے صوبائی اسمبلیاں الگ سے تحلیل ہو نہیں سکتیں۔ اصل بات یہ ہے کہ الیکشن آئین کے مطابق ہی ہونے چاہئیں۔ ایک چیف الیکشن کمیشن کو یہ حق نہیں دینا چاہیے کہ وہ آئین کو روند سکے۔ اب تو وزیراعلیٰ کا اختیار بھی ختم کر رہے ہیں حالانکہ وزیراعلیٰ تو عوام کا منتخب نمائندہ ہوتا ہے جسے عوام کا مینڈیٹ حاصل ہوتا ہے۔ وہ اگر ایک فیصلہ کرتا ہے کہ ہم عوام میں جاتے ہیں تاکہ تین ماہ بعد الیکشن ہو جائیں تو آئینی تقاضا ہے کہ الیکشن تین ماہ کے بعد لازماً ہونا چاہئیں۔ ایک چیف الیکشن کمشنر جو ریاست کا ملازم ہے وہ اگر پوری اسمبلی کے مینڈیٹ کو اٹھا کر پھینک دے اور اپنی مرضی سے الیکشن چھ ماہ آگے کر دے تو وہ مزید بھی چھ ماہ اور ایک سال آگے کر دے گا۔ کیونکہ جو وجوہات بتائی گئی ہیں وہ بہت کمزور ہیں اور اکتوبر 2023ء میں بھی یہی مسئلے ہو سکتے ہیں جو آج ہیں۔

سوال: آپ جانتے ہیں کہ جنرل الیکشن کی تاریخ بھی باقی ہے۔ فوری طور پر پہلے ان اسمبلیوں کے انتخابات اور پھر جنرل الیکشن ہونا یہ ملک میں الیکشن الیکشن کھیلنے والی بات نہیں ہو جائے گی؟

محمد عامر خاکوانی: جنرل الیکشن میں تو ابھی پانچ مہینے باقی ہیں جو خاصا وقت ہے۔ پھر اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ اکتوبر میں الیکشن ہو جائیں گے؟ کیونکہ پی ڈی ایم حکومت الیکشن سے بھاگنے کی سرتوڑ کوشش کر رہی ہے۔ انہیں الیکشن میں اپنی بدترین شکست نظر آ رہی ہے۔ اور سارے سروے یہی کہہ رہے ہیں کہ پنجاب اور کے پی کی ٹو تھرڈ اکثریت پی ٹی آئی لے جائے گی۔

سوال: کیا عدالت ان ساری جماعتوں کی میڈیشن کروا نہیں سکتی کہ ایک تاریخ دے دو اور الیکشن کرواؤ؟

محمد عامر خاکوانی: میڈیشن کے لیے پی ٹی آئی تو تیار ہے، وہ کئی دفعہ اشارے دے چکے ہیں۔ لیکن پی ڈی ایم کسی بھی صورت میں تیار نہیں ہے۔ ابھی دیکھئے گا کہ اکتوبر میں جب الیکشن کا وقت آئے گا تو اس سے پہلے مردم شماری کا ایشو کھڑا کیا جائے گا اور اس کی بنیاد پر پھر الیکشن ملتوی کروائے جائیں گے اور یہ الیکشن کو 2024ء تک لے کر جائیں گے۔ بلکہ ان کا بس چلے تو 2024ء سے بھی آگے لے کے جائیں۔

سوال: ایک نظریاتی ریاست میں آئین کی کیا اہمیت ہوتی ہے؟

رضاء الحق: ہر ریاست نظریاتی ہوتی ہے کیونکہ نظریہ کے بغیر تو کوئی ریاست نہیں ہوتی۔ البتہ پاکستان ایک ایسی ریاست ہے جو نظریہ اسلام کی بنیاد پر قائم ہوئی۔ آئین بنیادی طور پر ریاست اور اس کے تمام سٹیک ہولڈرز کے درمیان ایک معاہدہ ہوتا ہے اور ریاست کے مختلف اداروں اور ریاست کے اوپر پابندیاں لگائی جاتی ہیں کہ ریاست کا فرض کیا ہے اور کس طرح مختلف اداروں کا آپس میں طاقت اور اختیارات کا توازن طے کیا جائے گا۔ یہ آئین کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ اب شہریوں کے فرائض ہمیں قانون کے اندر دکھائی دیتے ہیں جیسے ہم کہتے ہیں کہ قانون کی پاسداری شہریوں کا کام ہے۔ آئین کی پاسداری بنیادی طور پر ریاست اور اس کے اداروں کا کام ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آئین کا ڈھانچہ برطانیہ میں میگنا کارٹا کے طور پر پہلی مرتبہ دکھائی دیتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس سے بہت پہلے آئین کا ڈھانچہ ہمیں خلافت راشدہ میں نظر آنا شروع ہو گیا تھا کہ بنیادی طور پر حاکمیت اعلیٰ اللہ تعالیٰ کی ہوگی، تمام قانون سازی قرآن وسنت کے

> محسوس ہو رہا ہے اکتوبر میں جب الیکشن کا وقت آئے گا تو اس سے پہلے مردم شماری ایشو کھڑا کیا جائے گا اور اس کی آڑ میں الیکشن ملتوی کر دیے جائیں گے اور الیکشن کو 2024ء تک لے کر جائیں گے۔

دائرے کے اندر رہتے ہوئے ہوگی اور ریاست کے معاملات عوام کی مشاورت سے طے ہوں گے۔ یہی قوانین آج کی جدید ریاست میں بھی دکھائی دیتے ہیں۔ پھر وقت کے ساتھ ریاست کے ستون الگ کرنے کی ضرورت پڑی۔ ان میں ایک مقننہ ہے، ایک انتظامیہ ہے اور ایک عدلیہ ہے۔ ان تینوں کے آپس کے تعلقات اور اختیارات کو بھی آئین کے ذریعے ہی طے کیا جاتا ہے اور قدغن بھی آئین کے ذریعے ہی لگائی جاتی ہے کہ کون کس طرح کن کاموں کو کر سکتا ہے اور دوسروں کے معاملے میں مداخلت نہیں کر سکتا اور پھر عوام کے بنیادی حقوق کو ہر صورت میں تحفظ دیا جائے گا۔ پاکستان ایک نظریاتی اسلامی ریاست ہے اور یہاں 12 مارچ 1949ء میں قرارداد مقاصد پاس کی گئی اور پھر 1973ء کے آئین کے آرٹیکل A-2 میں یہ ساری چیزیں موجود ہیں۔ اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ ہمارے آئین کی بنیاد اسلامی ہے۔ البتہ اس آئین میں سقم موجود ہیں۔ مثلاً آرٹیکل 45 میں صدر کو اختیار دے دیا گیا کہ وہ سزا کو معاف کر سکتا ہے۔ حالانکہ اسلام میں یہ اختیار مقتول کے ورثاء کو حاصل ہے کہ وہ چاہیں تو معاف کر دیں اور اس کے بدلے میں خون بہا لیں اور وہ یقیناً ریاست کے ذریعے ہوگا۔ اسی طرح آرٹیکل 248 میں صدر اور گورنرز کو استثنیٰ حاصل ہے کہ عدالت ان کے خلاف کارروائی نہیں کر سکتی حالانکہ اسلامی تاریخ کو سامنے رکھیں تو بڑے سے بڑا طاقتور شخص اور عہدیدار بھی عدالت یا عوام کے سامنے جوابدہ ہوتا تھا۔ اسی طرح اسلامی نظریاتی ریاست میں قرآن نے دوسرے اصول بھی دیے ہیں۔ مثلاً زمین پر جب اللہ تعالیٰ تمکن عطا کرے تو پھر اس حکومت کا یا ریاست کا فرض ہے کہ وہ نماز، زکوٰۃ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا پورا نظام قائم کرے۔ اس حوالے سے تنظیم اسلامی کے بانی ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے بڑی جدوجہد بھی کی۔ 1997ء میں نواز شریف کے دوسرے دور حکومت میں بانی تنظیم اسلامی نے "مطالبہ تکمیل دستور خلافت" کے عنوان سے ایک پوری تحریک چلائی اور اس کے ذریعے تمام غیر اسلامی شقات کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا اور کہا کہ قرارداد مقاصد کو پورے آئین میں اوورائیڈنگ حیثیت دی جائے کہ تمام آئین اس کے نیچے ہو کر کام کرے۔ بہرحال یہ ایک جدوجہد ہے جو ہماری جاری رہے گی اور جہاں جہاں آئین میں سقم موجود ہیں ان کو دور کرنے کی بات کریں گے۔ جب ہم کہتے ہیں کہ آئین ایک معاہدہ ہے اور اسلامی ریاست میں یہ معاہدہ اللہ کے نام پر ہے تو پھر اس کی پاسداری بھی تمام سٹیک ہولڈرز پر لازم ہے۔

سوال: بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ فرماتے تھے کہ اسلام پاکستان کا باپ ہے اور جمہوریت اس کی ماں ہے۔ آپ ان کے اس موقف (ڈاکٹرائن) کو کس حد تک درست سمجھتے ہیں؟

ایوب بیگ مرزا: پاکستان کے قیام پر مہر تصدیق 1946ء کے انتخابات نے ثبت کی جب مسلم لیگ نے مسلمانوں کی تمام سیٹیں جیت لیں لہٰذا مسلمانوں کی نمائندہ جماعت کے طور پر مسلم لیگ کا مطالبہ برٹش ایمپائر کو ماننا پڑا۔ اگر مسلم لیگ وہ انتخابات نہ جیتتی تو کسی صورت برٹش، بنیا گٹھ جوڑ نے برصغیر کی تقسیم کو تسلیم نہیں کرنا تھا۔ اسی طرح مسلم لیگ کو مسلمانوں کو ووٹ ملے تو اس نعرے کی بنیاد پر ملے کہ پاکستان کا مطلب کیا: لا الٰہ الا اللہ۔ اسی نظریہ کی بنیاد پر مسلمانوں نے پاکستان کے لیے جان و مال کی قربانیاں دیں۔ لہٰذا ڈاکٹر صاحبؒ یہ کہتے ہیں کہ جمہوریت پاکستان کی ماں اور اسلام باپ ہے تو بالکل ٹھیک کہتے ہیں۔ گویا دونوں چیزوں نے رول ادا کیا۔ اسی لیے ڈاکٹر صاحبؒ یہ بھی کہتے تھے کہ جب تک پاکستان میں اسلامی نظام قائم نہیں ہوتا، جمہوریت کو چلنا چاہیے تاکہ عوام کا اعتماد بحال رہے۔ لیکن انتخابات کے بغیر تو جمہوریت کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ آپ الیکشن کروائیں جو پارٹی جیت کر آئے اقتدار اس کے حوالے کر دیا جائے۔ اگر ایسا

نہیں ہوگا تو ریاست پر سے عوام کا اعتماد اُٹھ جائے گا۔ 1971ء میں یہی ہوا تھا کہ جو پارٹی الیکشن جیت چکی تھی اس کو اقتدار نہیں دیا گیا تو ملک ٹوٹ گیا۔ اب بھی میں عرض کرتا ہوں کہ اگر انتخابات کے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کی گئیں اور کسی وجہ سے الیکشن نہ ہو سکے تو پاکستان کا وجود شدید خطرے میں پڑ جائے گا۔ اس وقت پنجاب اور KPK اسمبلیوں میں انتخابات آئین کا تقاضا ہے۔ اگر پی ڈی ایم حکومت کہتی ہے کہ انتخابات مرکز اور صوبوں میں ایک ساتھ کرانے میں فائدہ ہے جس کا ابھی وقت نہیں آیا تو یہ فائدہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ آئین بھی قائم رہ جائے۔ لیکن اگر حکومت پنجاب اور KPK میں صوبائی الیکشن نہیں کرواتی تو آئین ٹوٹتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس مسئلہ پر حکومت کے قریب ترین وکلا، جن میں اعتزاز احسن، لطیف کھوسہ، سابق اٹارنی جنرل شامل ہیں حکومت کا ساتھ چھوڑ چکے ہیں کیونکہ ان کی credibility کا سوال تھا۔

سوال: ہمارا آئین عوام کو بنیادی حقوق کس حد تک فراہم کرتا ہے؟

رضاء الحق: آئین کا پہلا پیرا آرٹیکل 8 سے لے کر 28 تک سارا فنڈامنٹل رائٹس سے متعلق ہے اور ریاست کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ آزادی اظہار رائے، فریڈم آف ایکسپریشن، فریڈم آف اسمبلی، سیاسی جماعت میں شامل ہونا، سیاسی تحریک کا حصہ بننا اور اس کے علاوہ بہت سارے بنیادی حقوق فراہم کرے۔ پھر اگر حالات سکیورٹی یا معاشی لحاظ سے خراب ہو جائیں تو حکومت کے پاس ایمرجنسی لگانے کا اختیار موجود ہوتا ہے جس میں بنیادی حقوق معطل ہو جاتے ہیں۔ ہمارے ہاں سیاسی جماعتوں کا ایک رویہ بن گیا ہے کہ جب وہ حکومت میں ہوتی ہیں تو اپوزیشن کو بہت زیادہ دباتی ہیں، اس میں ان کو مقتدر حلقوں کی سپورٹ بھی حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کہ عمران خان کے دور حکومت میں سپریم کورٹ کے ایک جج (جسٹس فائز عیسیٰ) کے خلاف ریفرنس دائر کیا گیا تھا۔ اب عمران خان خود اعتراف کر رہے ہیں کہ یہ ریفرنس مقتدر اداروں کی طرف سے پریشر کی وجہ سے دائر کیا گیا تھا۔ لیکن اس غلطی کی ذمہ داری تو وزیراعظم پر ہی عائد ہوتی ہے۔ پھر یہاں لاپتہ افراد کا مسئلہ سالوں سے چل رہا ہے لیکن اس حوالے سے ہماری عدالت میں کوئی فیصلہ نہیں آتا ہے جبکہ سیاسی کیسز پر روزانہ سماعت ہوتی ہے اور فوری فیصلے ہو رہے ہیں۔ عدلیہ میں اصلاحات کے حوالے سے ہمارے وزیر قانون کا کہنا تھا کہ شریعت کا بھی تقاضا ہے کہ اپیل کا حق ہو جو کہ بالکل درست ہے۔ یہاں ان کو شریعت یاد آ گئی لیکن سود کو ختم کرنے کے حوالے سے ان کو شریعت کا تقاضا یاد نہیں آتا۔ حالانکہ وفاقی شرعی عدالت کا سود کے خلاف فیصلہ موجود ہے اور ہمارے آئین میں بھی لکھا ہوا ہے کہ سود کو جلد از جلد ختم کرنا ریاست کی ذمہ داری ہے۔ بہرحال لوگوں کے

کہا جاتا ہے کہ آئین کا اولین ڈھانچہ برطانیہ میں میگنا کارٹا کے طور پر سامنے آیا لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس سے بہت پہلے آئین کا ڈھانچہ ہمیں خلافت راشدہ میں نظر آنا شروع ہو گیا تھا۔

فنڈامنٹل رائٹس کی اس وقت خلاف ورزی ہمیں دکھائی دیتی ہے کہ ہمارے صحافی بھائیوں کو اٹھایا گیا اور دور دراز علاقوں میں ان پر مقدمات درج کیے گئے، ان کو غائب کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح کا معاملہ سیاسی کارکنوں کے ساتھ بھی کیا جاتا ہے۔ تنظیم اسلامی کا ہمیشہ سے بڑا واضح موقف رہا ہے کہ حکومت اور عدالت کا بنیادی فرض ہے کہ عوام کے بنیادی حقوق کسی صورت میں سلب نہ ہونے دے۔ انسانوں کا معاشرہ اسی وجہ سے جانوروں سے مختلف ہوتا ہے کہ آپ انسانوں کو ان کے حقوق دیتے ہیں، آئین کی پاسداری کرتے ہیں۔ اگر یہ حقوق نہ دیے جائیں تو پھر جانوروں میں اور انسانوں میں کیا فرق رہ جائے گا۔

سوال: ڈاکٹر اسرار احمدؒ جمہوریت کو پاکستان کی ماں کہتے ہیں اور آپ انتخابات کو جمہوریت کا حسن قرار دیتے ہیں۔ لیکن تنظیم اسلامی خود انتخابات میں حصہ نہیں لیتی اس کی کیا وجہ ہے؟

ایوب بیگ مرزا: ڈاکٹر صاحبؒ فرماتے تھے کہ جس طرح انسان کے زندہ رہنے کے لیے پانی، آکسیجن اور خوراک وغیرہ ضروری ہے اسی طرح پاکستان کو اپنا وجود برقرار رکھنے کے لیے جمہوریت کی ضرورت ہے۔ جس طرح ایک مسلمان کے لیے ایمان ضروری ہے اسی طرح پاکستان کے استحکام کے لیے اسلام ضروری ہے۔ اس کے باوجود ڈاکٹر اسرار احمدؒ اور تنظیم اسلامی نے انتخابی سیاست کا راستہ اختیار نہیں کیا تو اس کی ایک وجہ ہے کہ ڈاکٹر صاحبؒ کہتے تھے کہ پاکستان میں اسلام انتخابات کے ذریعے نہیں آ سکتا۔ یہاں جاگیردارانہ نظام ہے۔ سیاست پر ان جاگیرداروں، سرمایہ داروں اور چند طبقات کی اجارہ داری ہے۔ اس کے مقابلے میں جو لوگ اسلام کے لیے کام کرتے ہیں وہ نظریاتی ضرور ہیں مگر ان کے پاس وسائل نہیں ہیں۔ لہٰذا انتخابات میں ان جاگیرداروں، وڈیروں اور اجارہ دار طبقات کے مقابلے میں نظریاتی لوگوں کی کامیابی اول تو انتہائی مشکل ہے لیکن اگر جیت بھی گئے تو اسمبلی میں ان کی تعداد اتنی نہیں ہوگی کہ وہ کچھ کر سکیں۔ لہٰذا جب وہ کارکردگی نہیں دکھائیں گے تو عوام میں اپنا اعتماد بھی کھو دیں گے۔ دینی سیاسی جماعتوں کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر صاحبؒ کہتے تھے کہ پاکستان میں اسلام صرف انقلابی جدوجہد سے ہی آ سکتا ہے۔ لیکن ڈاکٹر صاحبؒ نے اپنی کتاب خلافت: کیا، کیوں اور کیسے؟ میں لکھا ہے کہ جب اسلام آ جائے گا تو اس کو چلانے کے لیے بھی اسلامی اصولوں کے مطابق کوئی جمہوری طرز لاگو ہوگا۔ انہوں نے الیکشن کو حرام قرار نہیں دیا تھا۔ ایک دفعہ انہوں نے جماعت اسلامی کے ساتھ مذاکرات میں یہ آفر بھی کر دی تھی کہ ہم طے کر لیتے ہیں کہ 25 سال تک انتخابات میں حصہ نہیں لیں گے، اس کے بعد لے لیں گے۔ انقلاب سے پہلے انتخابات میں حصہ لینا اس لیے بھی مضر ہے کہ اس وجہ سے دنیوی لالچ بھی ساتھ چمٹ جاتی ہے کہ اسمبلیوں میں جائیں اور مراعات حاصل کریں۔ کیونکہ ہمارے ہاں ٹرینڈ بن چکا ہے کہ پیسے کے ذریعے الیکشن جیتو اور پھر نوٹ بناؤ اور یہ کام دیندار اور ایمان دار آدمی نہیں کر سکتے۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ انتخابات کے ذریعے صرف اسمبلی میں تبدیلی آئے گی، عدلیہ، فوج اور دیگر اداروں میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی۔ مصر میں الاخوان کو اسی وجہ سے ناکامی ہوئی۔ انہیں صرف اسمبلی میں اکثریت حاصل ہوئی تھی جبکہ فوج اور عدلیہ وہی پرانی رہی اور پھر اس وجہ سے کاؤنٹر ریولوشن ہو گیا۔ اس کے مقابلے میں حقیقی انقلاب تمام قوتوں کو کرش کر کے آتا ہے، پورا نظام تبدیل ہوتا جس کی وجہ سے کاؤنٹر ریولوشن کے امکانات نہیں رہتے۔ جبکہ انتخابات کے ذریعے یہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن یہ بالکل واضح ہے کہ جب انقلاب کے ذریعے حکومت بن جائے گی تو پھر عوام کو رائے کا حق دیا جائے گا کہ وہ اپنا خلیفہ اور اپنے نمائندے منتخب کریں لیکن فرق یہ ہوگا کہ اگر کسی جماعت کو اسمبلی میں سو فیصد اکثریت بھی حاصل ہو جائے تو تب بھی کوئی غیر اسلامی قانون نہیں بن سکے گا۔ شراب جائز نہیں ہو سکے گی کیونکہ قرآن و سنت کو آئین پر بالادستی حاصل ہوگی۔

قارئین پروگرام "زمانہ گواہ ہے" کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جا سکتی ہے۔

مگر تم کیا ہو!

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

پاکستان ایٹمی قوت ہے۔ مایہ ناز دفاعی قوت کی حامل ہمہ نوع میزائلوں سے لیس دنیائے کفر کا سینہ دہلاتی اور حسد سے بھسم کرتی ہے۔ بڑے بڑے اداروں کی شان شوکت میں کسی سے کم نہیں۔ عدلیہ، بیوروکریسی کے رعب داب، پروٹوکول ہوں یا صدارت، وزارت کی دھوم دھام۔ بڑے شہروں کی سڑکوں پر دمکتی امپورٹڈ گاڑیوں کا ازدحام۔ ہاؤسنگ سوسائٹیوں اور فارم ہاؤسز میں اکڑفوں۔ مگر ایک دوسرا منظر بھی اسی پاکستان کا ہے۔ مفت یا سستے آٹے کی بوریوں کے حصول کے لیے لڑتے کٹتے مرتے عوام۔ بے ہنگم ہجوم میں عورتیں بچے بھی ہیں، عمر رسیدہ مرد بھی۔ کراچی میں ہاتھا پائی اور بھگدڑ میں آٹے کی بوری کی چاہت میں دب کر مر جانے والے بارہ قیمتی انسان۔ شورکوٹ میں زخمی ہوکر اسپتال پہنچنے والے 5 زخمی بشمول ایک خاتون۔ گویا اب جہاں آٹا تقسیم ہو وہاں ایمبولینس اور فوری طبی امداد کا سامان بھی موجود رہے۔ کیا کسمپرسی ہے کہ ایک عورت اپنے سر پر آٹے کے چار تھیلے لادے چلی جا رہی ہے، بھاری بھرکم! بدنظمی، مجروح عزتِ نفس، بنیادی انسانی ضرورت کے لیے دھکے کھاتے عوام! ان کے لیڈر کہاں ہیں؟

حکمران وہ ہیں جو پچھلی حکومت کی ناتجربہ کاریوں کے نتائج بھگتتے، سیاسی سرپھٹول اور آئی ایم ایف کے ہاتھوں بلیک میل ہوتے جیسے تیسے حکومت چلانے بچانے میں الجھے پھنسے پڑے ہیں۔ عدلیہ، وہ جو ملک کو عدل وانصاف، عوام کے بنیادی آئینی حقوق دلانے سے بڑھ کر خود سیاسی کردار بنی بلا مارے جانے والے متنازعہ فیصلے اور حکم صادر کر رہی ہے۔ جن کے امپائروں نے سیاست دھرنوں پر استوار کرنے کی طرح ڈال کر 'دھونس دھمکی جمہوریت' مسلط کی تھی، اب وہ چپ کا روزہ رکھے بیٹھے ہیں۔ جب عوام آٹے کے تھیلے پر جان سے جا رہے ہیں، سیاست دان اور عدلیہ ان سے منہ موڑے فوری انتخابات کو ترجیح اول بنائے گرد باد اٹھائے دھول مچا رہی ہے۔

آئی ایم ایف، ایف اے ٹی ایف اور ہمارے دوست نما دشمن ممالک جو ازل سے اس دن کے متمنی تھے، ہماری کھوکھلی معیشت اور عوام کی بے چارگی پر بغلیں بجا رہے ہیں۔ ابھی تو رمضان کی برکات سے لنگر اور دسترخوان وسیع اور ہمدردی ایثار کے فراواں جذبوں سے غرباء فیض یاب ہو رہے ہیں۔ سیلاب کی تباہ کاریوں سے کماحقہ بحالی بھی نہ ہو پائی تھی کہ آئی ایم ایف کی معاشی بمباریوں نے قوم کو چھلنی کر دیا۔ رمضان کے بعد بندھے شیاطین کی واپسی اور انتخابی مطالبوں کی ہلڑ بازی مل کر کیا رنگ لائے گی، اللہ خیر کرے۔ (آمین)

مغفرت کا عشرہ جاری ہے۔ رزق کی تنگی کا علاج بھی استغفار میں ہے۔ سبھی پریشانیوں کی وجہ ہمارا قومِ نوح والا حال ہے، جس کی شکایت اولوالعزم نبی اللہ نے کی تھی۔

''جب بھی میں نے ان کو (تیری طرف) بلایا کہ تو انہیں معاف کردے انہوں نے (نافرمانی کی روش چھوڑنے کی بجائے) کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں اور اپنے کپڑوں سے منہ ڈھانک لیے اور اپنی روش پر اڑ گئے اور بڑا تکبر کیا۔ پھر میں نے ان کو ہانکے پکارے دعوت دی۔ پھر میں نے علانیہ بھی ان کو تبلیغ کی اور چپکے چپکے بھی سمجھایا۔ میں نے کہا اپنے رب سے معافی مانگو، بے شک وہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے خوب بارشیں برسائے گا، تمہیں مال اور اولاد سے نوازے گا، تمہارے لیے باغ پیدا کرے گا اور تمہارے لیے نہریں جاری کردے گا۔ تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اللہ سے کسی وقار کی توقع نہیں رکھتے۔'' (نوح: 7 تا 13) ہمارے حالات کی ابتری ایسی ہی اللہ سے بغاوت کی روش کا نتیجہ ہے۔ آزمائش تو ہر قوم پر آتی ہے مگر رجوع الی اللہ اور استغفار، خدا خوفی ہر مشکل سے نکلنے کی راہ دکھاتی ہے۔ ہمیں سیکولرازم نے کہیں کا نہ چھوڑا۔ پھر اس پر تو وعید یہی ہے کہ: ''اور جو میرے ذکر سے منہ موڑے گا اس کے لیے دنیا میں تنگ زندگی ہوگی اور قیامت کے روز ہم اندھا اٹھائیں گے۔'' (طٰہٰ: 124)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں جہاں خوشحالی کا دور دورہ رہا، ابتلاء وآزمائش کی سنت بھی پوری ہوئی۔ جاں لیوا قحط، اس سے عہدہ برآ ہونے کا طریقہ، دردمندی دلسوزی، عوام کی خدمت گزاری میں ہلکان ہونا، منصوبہ بندی، رہتی دنیا تک کے لیے نمونہ عمل ہے۔ 18ھ میں جزیرہ عرب میں سخت قحط پڑا۔ اسے سیدنا عمرؓ نے اپنی جان پر لیا۔ قسم کھالی کہ جب تک عوام کو فراخی میسر نہ آئے اس وقت تک گوشت اور گھی کو ہاتھ نہ لگائیں گے۔ فرمایا: میں رعایا کے دکھ درد کو کیسے سمجھ سکوں گا جب تک میں بھی ان کی حالت سے نہ گزروں۔ عوام کی خدمت اور ضروریات کی فراہمی میں جتے، حال یہ ہوا کہ رنگ سیاہ پڑ گیا بھوک، مشقت اور محنت سے۔ لوگ آپس میں کہتے کہ اگر اللہ نے قحط سالی دور نہ کی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ شدت احساس وغم کے ہاتھوں وفات پا جائیں گے۔ ہر طرف سے لوگ مدینہ پہنچنے لگے۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ خود کھانا کھلانے کی نگرانی کرتے۔ انتظامات میں تندہی سے اپنے امراء کے ساتھ شریک رہتے۔ شام، مصر، عراق، فارس کے گورنروں کو فوری امدادی سامان روانہ کرنے کے لیے حکم جاری کیا۔ ہر طرف سے خوراک کے قافلے آنے لگے۔ مسلسل باورچی پکاتے اور کھانا تقسیم کیا جاتا۔ بدویوں اور دیہات کے باشندوں کو 'آٹا گھر' سے خوراک تقسیم کرتے۔

'آٹا گھر' ایک مالی ادارہ تھا جس کے سامان کو دورِ فاروقی میں ایامِ قحط میں وفودِ مدینہ میں تقسیم کیا جاتا تھا۔ اس میں آٹا، ستو، کھجور، کشمش کی نوعیت کی خوراک رہتی۔ بحرانی حالات میں یہ بہت بڑا بنا دیا گیا تاکہ دسیوں ہزار لوگ جو نو مہینے تک مدینہ آتے رہے خوراک سے مستفید ہوتے رہے۔ دن کو یہ عالم کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی پیٹھ پر اناج سے بھری دو بوریاں اور ہاتھوں میں تیل سے بھرا ڈبا اٹھائے ہوئے تھے، پھر میں نے بھی ان کا ہاتھ بٹایا۔ پھر بیس گھرانوں پر مشتمل ایک جماعت کے لیے کھانا پکانے کھلانے میں لگ گئے، یہاں تک کہ سب کو آسودہ کر دیا۔ بکثرت نمازیں پڑھتے، مسلسل استغفار کرتے۔ گریہ کناں رہتے۔ کہتے: 'اے لوگو مجھے خوف وخطر لاحق ہے کہ اللہ کی ناراضی ہم سب کو اپنی لپیٹ میں نہ لے لے۔ اپنے رب کو راضی کرلو، غلط حرکتوں سے باز آ جاؤ اور اپنے رب سے توبہ کرو، نیک اعمال کرو۔ ایسی بارش کا سوال کرو جو بارانِ رحمت ہو، بارانِ عذاب نہ ہو۔ یہی عمل مسلسل کرتے رہو یہاں تک کہ اللہ اس

مصیبت کو ہٹادے۔‘

نجانے پاکیزگی کے اس دور میں وہ کن غلط حرکتوں کا غم کھا رہے تھے۔ یہاں اللہ کا کون سا حکم ہے جو ہم نے توڑا نہ ہو۔ پوری بے خوفی سے LGBTQ کے گناہِ عظیم کو بڑھاوا دینے اور دنیا کی حیا باختہ اقوام کے ساتھ ہم قدم ہونے کو ڈٹ کر فلم بنائی، دکھائی، بل پاس کیا۔ سود نے مزید ہماری معیشت آلودہ کر رکھی ہے۔ رمضان میں اکادکا صفحات پر روزے کے تذکرے کے آگے پیچھے فحش تصاویر حسب سابق ہیں، ماہِ مقدس کی تقدیس کو پامال کرتی۔ ادھر سیدنا عمر ؓ قحط سالی کی بلا سے نمٹنے میں انتظامات کے ساتھ ساتھ مسلسل استغفار اور دعاؤں پر متوجہ تھے۔ بالآخر تمام گورنروں، افسروں کو لکھا کہ فلاں دن سب میدان میں نکلیں، رب سے عاجزی و تضرع کریں کہ یہ بلا ہم سے ہٹا دے۔ آپ خود بھی نکلے۔ نبی ﷺ کی چادر اوڑھے۔ لوگوں کے سامنے خطبہ دیا، اللہ سے گریہ زاری کی۔ آپ کی داڑھی آنسوؤں سے تر تھی۔ (یہاں سارے آنسو عوام کا مقدر ہیں!) نبی ﷺ کے چچا سیدنا عباس ؓ کا ہاتھ پکڑا اور ان سے دعا کروائی۔ دعاؤں کے بعد رب تعالیٰ کی رحمت بھرپور برسی، یہاں تک کہ ہریالی چھا گئی اور لوگوں کو زندگی مل گئی۔

یہاں رجوع الی اللہ کی طرف حکمرانوں، سرپھٹول سیاست دانوں، قانون کا ہتھوڑا بجاتے منصفوں کے ہاں دور دور کوئی شائبہ، کوئی تصور تک نہیں۔ وہاں حساس حکمران (سیدنا عمر ؓ جیسے بارعب، ہیبت طاری کرنے والے!) کا عالم دیکھیے۔ جب لوگ سیراب مطمئن ہو کر گھروں کو واپس ہونے لگے تو حضرت عمر ؓ گھوڑے پر سوار حالات کا جائزہ لے رہے ہیں۔ آنکھیں احساسِ تشکر سے اشک بار ہیں۔ ایک شخص نے آپؓ کی تعریف کرتے ہوئے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ بلا آپؓ سے ٹل گئی، آپ آزاد خاتون کے سپوت ہیں۔ آپؓ نے فرمایا: تیرا ستیاناس ہو! اس (تعریف) کا میں اس وقت حقدار ہوتا جب اپنے یا اپنے باپ خطاب کے مال سے خرچ کیا ہوتا۔ میں نے تو اللہ کا مال خرچ کیا ہے۔ سیرت و کردار، طرزِ حکمرانی، احساس جواب دہی کا تقابل کر دیکھیں۔ ہم کیا تھے، کیا ہو گئے! تھے تو آباء وہ تمہارے ہی مگر تم کیا ہو!

ہمارے حالات فرنچ انقلاب سے مشابہ ہیں۔ آٹا، روٹی تاج اچھالنے اور تخت گرانے کا سبب بن جایا کرتے ہیں۔ طبقاتی خلیج اتنی بڑھی ہو کہ ایک طرف راج کرنے والوں کی دولت ملک میں سما نہ سکے اور جائیدادیں یہاں سے پیسہ لوٹ کر دبئی، برطانیہ تک پھیلی ہوں۔ دوسری طرف عوام قسط در قسط آئی ایم ایف کے ہاتھ بھوک ننگ وصول کر رہے اور امراء کا پس خوردہ کھانے پر مجبور ہوں۔ یہ بے رحم خوفناک نظام تا دیر چلنا ممکن نہیں۔ نظریہ، اقدار، آخرت کے تصور سے تہی دامن خانہ جنگی کی راہ دکھاتے ہیں۔ خدانخواستہ۔ انسانیت سوز نظام کا تریاق اسلام کی طرف لوٹنے میں ہے۔

شاہ ولی اللہؒ کا فرمان فیصل ہے: ’’خدا کی یہ ساری زمین سب انسانوں کے لیے ایک مسجد اور ایک سرائے کی طرح وقف ہے۔ جس طرح ایک وقف میں سب مسافروں کو فائدہ اٹھانے کا پورا پورا حق ہوتا ہے، اسی طرح سب لوگ خدا کے اس وقف (زمین) سے فائدہ اٹھانے میں برابر کے شریک ہیں۔‘‘

❁❁❁

دعائے مغفرت — اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن

☆ حلقہ گوجرانوالہ، سیالکوٹ کے مبتدی رفیق ظہیر احمد تہامی وفات پا گئے۔

☆ حلقہ ملاکنڈ، دیر بالا کے مقامی امیر سعید اللہ کی والدہ وفات پا گئیں۔ برائے تعزیت: 0345-4433819

☆ قرآن اکیڈمی، لاہور کے منیجر مکتبہ شاہد ندیم کی اہلیہ وفات پا گئیں۔

برائے تعزیت: 0306-4515525

☆ حلقہ پنجاب شمالی کے رفیق طارق سہیل مرزا کے بھائی وفات پا گئے۔

برائے تعزیت: 0333-5187640

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دُعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَاَدْخِلْھُمْ فِیْ رَحْمَتِکَ وَحَاسِبْھُمْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(16 تا 27 مارچ 2023ء)

جمعرات (16 مارچ) کو مرکزی اُسرہ کے اجلاس میں آن لائن شرکت کی۔

جمعہ (17 مارچ) کی صبح کو شعبہ نشر و اشاعت سے نائب امیر (آن لائن) کے ہمراہ میٹنگ کی۔ قرآن اکیڈمی لاہور میں اجتماع جمعہ سے خطاب کیا۔ شام کو ’’امیر سے ملاقات‘‘ کے پروگرام کی ریکارڈنگ کروائی۔

ہفتہ (18 مارچ) کو صبح 09:00 بجے توسیعی عاملہ کے تربیتی سیشن میں شرکت کی جو 01:00 بجے تک جاری رہا۔ 03:30 بجے دین حق ٹرسٹ کے بورڈ آف گورنرز کے اجلاس کی صدارت کی۔ بعد نماز عصر مرکزی شوریٰ کے پہلے سیشن میں شرکت کی جو نماز عشاء تک جاری رہا۔

اتوار (19 مارچ) کو صبح 08:30 بجے مرکزی شوریٰ کے دوسرے سیشن میں شرکت کی۔ 03:30 بجے تحریک خلافت کی مجلس عاملہ کے سالانہ اجلاس کی صدارت کی۔ بعد نماز عصر مرکزی شوریٰ کے آخری سیشن میں شرکت کی جو نماز عشاء تک جاری رہا۔

پیر (20 مارچ) کی صبح 08:30 بجے توسیعی عاملہ کے دوسرے سیشن میں شرکت کی۔ بعد ازاں کراچی واپسی ہوئی۔

منگل، بدھ (22،21 مارچ) کراچی میں کچھ ریکارڈنگ کروائی۔ تعلیمی ادارہ IBA میں ’’استقبال رمضان‘‘ کے موضوع پر خطاب کیا۔

جمعرات (23 مارچ) کو ایک مسجد میں بعد نماز ظہر ’’رمضان، قرآن اور ہم‘‘ کے موضوع پر خطاب کیا۔

جمعہ (24-مارچ) کو کراچی قرآن اکیڈمی ڈیفنس میں اجتماع جمعہ سے خطاب کیا۔ گورنر سندھ سے صوبہ سندھ میں قرآنی نصاب کی تدریس کے حوالے سے ملاقات کی۔

پیر (27 مارچ) کو ایک تعلیمی ادارہ Institute of Business Management (IoMB) میں ’’بامقصد رمضان‘‘ کے موضوع پر خطاب کیا۔

QTV پر دورہ ترجمہ قرآن کرنے کے بعد گھر پر بیٹے کے ساتھ تراویح ادا کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ معمول کی مصروفیات رہیں۔ نائب امیر سے تنظیمی امور کے حوالے سے آن لائن رابطہ رہا۔

کلیۃ القرآن میں
سالانہ تقریب ختم بخاری شریف

مرتضیٰ احمد اعوان

25 فروری 2023ء کو کلیۃ القرآن (قرآن کالج) لاہور میں تکمیل بخاری شریف ودستار بندی کی آٹھویں تقریب منعقد ہوئی۔ طلبہ اور اساتذہ کرام کا جوش وولولہ قابل دید تھا۔ تقریب میں جامعہ اشرفیہ کے شیخ الحدیث مولانا یوسف خان مہمان خصوصی کے طور پر شریک ہوئے۔ اس کے علاوہ پروگرام میں علماء کرام اور طلبہ کے والدین بھی تشریف لائے تھے۔ انتظامی کمیٹی کے ممبران نے اس تقریب کے انتظامات کو احسن انداز سے انجام دیا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض کلیۃ القرآن کے استاد مولانا محمد فیاض نے سرانجام دیئے۔ پروگرام کا آغاز قرآن مجید کی تلاوت سے ہوا۔ کلیۃ القرآن کے طالب علم قاری محمد حسنین کریم نے سورۃ الحشر کی آخری آیات کی تلاوت کی۔ کلیہ کے ہونہار طالب علم حافظ علی شان نے نعت رسول ﷺ پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔

مرکزی انجمن خدام القرآن کے ناظم اعلیٰ اور ناظم کلیۃ القرآن محترم حافظ عاطف وحید نے اپنے استقبالیہ کلمات میں تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ انہوں نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس کی توفیق سے آج ہم ختم بخاری کا آٹھواں جلسہ منعقد کررہے ہیں۔ اس موقع پر والدین کے لیے خوشی کی خاص کیفیت ہوتی ہے جس کا بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ جو بچے فارغ ہوئے ہیں انہیں اپنی ذمہ داری ادا کرنی ہے تاکہ وہ خود بھی اور دوسروں کو جہنم سے بچانے کا ذریعہ بن سکیں۔ انہیں ”خیر کم من تعلم القرآن وعلمہ“ والی حدیث کو پیش نظر رکھنا ہے۔ اس دفعہ ہم نے بالکل سادہ تقریب منعقد کی ہے کیونکہ مفتی تقی عثمانی صاحب نے فرمایا ہے کہ اس کو رسم نہ بنایا جائے۔ بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے 2008ء میں کلیۃ القرآن قائم کیا تھا، اللہ تعالیٰ نے ہماری کوششوں کو قبول کیا اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ میں اساتذہ کا شکریہ ادا کروں گا جنہوں نے اس ادارے کے معاملات کو زیادہ ترجیح دی۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کا اجر عطا فرمائے۔ آپ سب حضرات سے گزارش ہے کہ ڈاکٹر صاحبؒ اور اس ادارے کی انتظامیہ کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیے گا۔

کلیۃ القرآن کے پرنسپل محترم ریاض اسماعیل نے ادارے کی سالانہ رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ آج پانچ طلبہ درس نظامی کی تکمیل کررہے ہیں۔ اس سال درس نظامی کے مختلف درجوں کے مجموعی طور پر 112 طلبہ نے امتحان دیا جن کا رزلٹ رمضان کے بعد آجائے گا۔ پچھلے سال 8 درجوں کا رزلٹ سو فیصد تھا اور 14 طلبہ نے 80 فیصد سے زائد نمبر حاصل کرکے درجہ ممتاز حاصل کیا۔ اسی طرح عصری تعلیم کا رزلٹ بھی عمدہ رہا۔ میٹرک اور ایف اے کا رزلٹ سو فیصد رہا البتہ بی اے کے امتحان میں کچھ طلبہ کی کمپارٹ آئی۔ مصر کی الازہر یونیورسٹی میں دو طلبہ کا داخلہ ہوچکا ہے، ان میں سے ایک طالب علم محمد عثمان مصر جاکر تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ ہم نے اگلے سال کے لیے پانچ طلبہ کا داخلہ بھجوایا ہے۔

قرآن اکیڈمی کے استاد محترم رشید ارشد نے اپنے خطاب میں کہا کہ یہ غربت اسلام یا دورفتن ہے۔ ہر دور میں تین طبقات ہوتے تھے: ایک علماء، دوسرا حکمران اور تیسرا تاجروں کا۔ ان میں علماء کے طبقہ کو برتر سمجھا جاتا تھا اور ان کو احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ یعنی علماء کو celebrity status کا درجہ دیا جاتا تھا اور حکمران بھی ان کے تابع رہتے تھے۔ اگرچہ ہمارے موجودہ سماج میں علماء کا اکرام موجود ہے لیکن عمومی طور پر میڈیا کے ذریعے علماء کے خلاف منفی پروپیگنڈا کرایا جاتا ہے اور نئے نئے فتنے اٹھائے جاتے ہیں۔ ہمارے لیے اصل مدرسہ ڈسکورس قرآن وسنت ہے جو الحمدللہ آپ لوگوں نے یہاں حاصل کیا ہے۔ عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ قرآن اللہ تعالیٰ کی خاص نعمت ہے یعنی بہت بڑی نعمت ہے۔ اب ہمارا کام ہے کہ ہم اس قرآن مجید سے استفادہ کریں اور اس سے حکمت، اخلاق اور ایمان کے پھل چنیں اور لوگوں میں تقسیم کریں۔ یقیناً یہ دورفتن ہے اور غربت کا زمانہ ہے لیکن نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں اگر تم ان کو مضبوطی سے تھام لو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہوگے، یعنی اللہ کی کتاب اور میری سنت۔ آپ سب لوگوں کا ایک بڑا کام یہ ہے کہ موجودہ دور کے فتنوں کو پہچانیں، ان پر نگاہ رکھیں۔ حسن بصریؒ نے فرمایا ہے کہ جب فتنے آرہے ہوتے ہیں تو اس وقت ہر عالم ان کو پہچان لیتا ہے اور جب وہ واپس جارہے ہوتے ہیں تو اس وقت ہر جاہل بھی ان کو سمجھ لیتا ہے۔ یعنی فتنوں میں ملوث ہونے کے بعد والا فہم مفید نہیں ہوتا۔ بہرحال ہمیں چاہیے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کا اسوہ اور اللہ کی کتاب کے ساتھ ایک تعلق قائم کریں تاکہ ہم موجودہ دورفتن میں عزت اور آبرو والی زندگی گزار سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جامعہ اشرفیہ کے شیخ الحدیث مولانا یوسف خان صاحب نے طلبہ کو بخاری کی آخری حدیث کا مطالعہ کراتے ہوئے کہا کہ امام بخاری نے پہلی جو کتاب قائم کی وہ وحی سے متعلق تھی۔ اور آخری کتاب کتاب التوحید ہے جو آپ پڑھ رہے ہیں۔ یعنی بخاری شریف میں جتنے قرآن وسنت کے احکام آئیں گے یہ سب وحی الٰہی ہیں۔ پہلی حدیث انما الاعمال بالنیات لاکر یہ سمجھایا ہے کہ وحی الٰہی میں جتنے احکام آئے ہیں جن کا تعلق اعمال کے ساتھ ہے وہ اس وقت قابل قدر ہوں گے جب کہ نیت درست ہوگی، اگر نیت میں اخلاص نہیں ہوگا تو وہ اعمال بے کار ہوجائیں گے۔ پھر آخر میں کتاب التوحید لاکر سمجھایا کہ وحی الٰہی کے جتنے احکامات ہیں یہ تب کارآمد ہوں گے جب اس مسلمان کا انجام بھی توحید پر ہو۔ یعنی ایمان پر مسلمان کا خاتمہ ہو تو ایسی صورت میں یہ اعمال کام آجائیں گے۔ ورنہ یہ سارے اعمال ضائع ہوجائیں گے اگر انسان کا انجام توحید پر نہ ہو۔ اس لیے ہمیں اس کی فکر کرنی ہے کہ اللہ تعالیٰ آخری وقت میں کلمہ طیبہ نصیب فرمائے اور ہماری زندگی کے اعمال کو اللہ قبول فرمالے۔ انسان کی نجات کے لیے دو چیزیں ضروری ہیں: ایمان اور عمل۔ اگر انسان نے اخلاص کے ساتھ ایک دفعہ کلمہ طیبہ پڑھا ہو تو یہ کلمہ اس کے سارے گناہوں پر بھاری ہوسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امام بخاریؒ نے اپنی کتاب میں ہر باب کے شروع میں قرآن کی آیت لاکر یہ بتایا کہ قرآن حکیم کی بہترین تفسیر اور تشریح یہ احادیث ہیں اور نبی اکرم ﷺ اس کا عملی نمونہ تھے۔ حدیث میں فرمایا گیا کہ قیامت کے دن انسان کے اعمال اور اقوال تولے جائیں گے۔ اس بارے میں لوگوں کے ذہنوں میں اشکال پایا جاتا ہے کہ اعمال یعنی نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ تولے جائیں گے لیکن زبان سے ادا ہونے والے اقوال نہیں تولے جائیں گے؟ یہ سوال ایک صحابی نے رسول اللہ ﷺ سے کیا تھا جس کے جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ انسان کی زبان سے نکلنے والے الفاظ بھی تولے جائیں گے اور بہت سے لوگ اسی زبان کی وجہ سے اوندھے منہ جہنم میں ڈالے جائیں گے۔

آخر میں مولانا یوسف خان صاحب نے دعا کرائی اور پروگرام کا اختتام ہوا۔ بعد میں مہمانوں کے لیے پرلطف کھانے کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔

تنظیم اسلامی پاکستان کے زیر اہتمام مختلف حلقہ جات میں استقبال رمضان پروگرام 2023ء

ماہ رمضان نزول قرآن کا مہینہ ہے۔ تنظیم اسلامی اپنے رفقاء و احباب اور عوام الناس کو اس ماہ مبارک سے بہترین طریقہ سے استفادہ کرنے کی تیاری کے حوالے سے ترغیب دینے کے لیے خصوصی پروگراموں کا انعقاد ماہ شعبان میں کرتی ہے۔ رمضان المبارک 1444ھ (2023ء) میں مختلف حلقہ جات کی سطح پر استقبال رمضان کے درج ذیل پروگرام منعقد کیے گئے۔

حلقہ حیدر آباد

❁ 7 مارچ 2023ء کو شفیع محمد لاکھو صاحب نے صالح سموں، گوٹھ ٹنڈو اللہ یار میں خطاب کیا جس میں 50 افراد نے شرکت کی۔ ❁ 10 مارچ 2023ء کو قرآن انسٹیٹیوٹ، لطیف آباد یونٹ 2 میں امیر محترم حفظہ اللہ کا ویڈیو خطاب چلایا گیا جس میں 16 افراد شریک ہوئے۔ ❁ 10 مارچ 2023ء کو سعد عبداللہ صاحب نے ذیل پاک، سائیٹ ایریا لطیف آباد خطاب کیا، 80 افراد شریک ہوئے۔ ❁ 10 مارچ 2023ء کو محمد فاروق ناغڑ صاحب نے میمن ہاؤسنگ سوسائٹی، قاسم آباد میں بیان کیا جس میں 12 افراد نے شرکت کی۔ ❁ 16 مارچ 2023ء کو شفیع محمد لاکھو صاحب نے رونیو کمیونٹی سینٹر، قاسم آباد میں خطاب کیا جس میں 51 افراد نے شرکت کی۔ نوٹ: علاوہ ازیں مقامی تنظیم قاسم آباد غربی و شرقی کے زیر اہتمام دورہ ترجمہ قرآن کے سلسلے میں چار روزہ کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں بانی محترمؒ کی ویڈیوز چلائی گئیں اور 2 ہزار ہینڈبل تقسیم کیے گئے اور مختلف کتب تقسیم کیں۔ ❁ 17 مارچ 2023ء کو عبدالحسیب شیخ صاحب نے ٹنڈو آدم سٹی میں خطاب کیا جس میں 80 افراد شریک ہوئے۔ ❁ 17 مارچ 2023ء کو شفیع محمد لاکھو صاحب نے قرآن مرکز ہیر آباد، حیدر آباد میں 50 افراد سے خطاب کیا۔ ❁ 17 مارچ 2023ء کو قرآن انسٹیٹیوٹ لطیف آباد، یونٹ 2 میں محمد یاسر شیخ صاحب نے خطاب کیا۔ 58 افراد نے شرکت کی۔ ❁ 19 مارچ 2023ء کو AIM ڈسٹریبوشن فارمیسی، لطیف آباد، یونٹ 6 میں امیر محترم حفظہ اللہ کا ویڈیو خطاب ہوا جس میں 45 افراد نے شرکت کی۔ ❁ 19 مارچ 2023ء کو کوہسار، لطیف آباد آشیانہ شکیل صاحب میں امیر محترم حفظہ اللہ کا ویڈیو بیان سنایا گیا 40 افراد شریک ہوئے۔ ❁ 19 مارچ 2023ء کو القمر اسکول، گلشن حالی، حیدر آباد میں امیر محترم حفظہ اللہ کا ویڈیو خطاب ہوا جس میں 40 افراد نے شرکت کی۔ ❁ 20 مارچ 2023ء کو قرآن انسٹیٹیوٹ لطیف آباد، یونٹ 2 میں امیر محترم حفظہ اللہ کا ویڈیو بیان ہوا جس میں 70 افراد نے شرکت کی۔ ❁ 20 مارچ 2023ء کو شفیع محمد لاکھو صاحب نے دی کریکٹر اسکولنگ سسٹم، شہداد پور خطاب کیا جس میں 30 افراد شریک ہوئے۔

(رپورٹ: رحیم بیگ مرزا، ناظم نشر و اشاعت حلقہ حیدر آباد)

حلقہ سرگودھا

❁ حلقہ سرگودھا میں استقبال رمضان پروگرام: مقامی تنظیم سرگودھا شرقی و غربی کے تحت 17 مارچ 2023ء، بروز جمعہ بعد نماز مغرب تا عشاء، مسجد جامع القرآن سرگودھا میں استقبال رمضان پروگرام منعقد ہوا جس میں مولانا عامر صاحب تنظیم شرقی کے ناظم دعوت نے نہایت پُراثر انداز میں رمضان المبارک کی فضیلت بیان کی اور شرکاء پر یہ بات واضح کی کس طرح ہم رمضان المبارک کی قیمتی ساعتوں سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور جنت حاصل کر سکتے ہیں پروگرام میں 70 رفقاء و احباب نے شرکت کی۔ ❁ مقامی تنظیم میانوالی میں استقبال رمضان پروگرام: مقامی تنظیم میانوالی کے تحت پروگرام کا انعقاد 17 مارچ 2023ء، بروز جمعہ بعد نماز مغرب تا عشاء مسجد بیت المکرم میانوالی میں منعقد ہوا جس میں مقامی امیر نور خان نے رمضان المبارک کی اہمیت اور اس سے صحیح معنوں میں مستفید ہونے کے طریقہ کار کو شرکاء پر واضح کیا۔ اس پروگرام میں ایک سو سے زائد رفقاء و احباب نے شرکت کی۔ ❁ منفرد اسرہ جوہر آباد میں استقبال رمضان پروگرام: منفرد اسرہ جوہر آباد میں یہ پروگرام مورخہ 19 مارچ 2023ء، بروز اتوار البرکہ ہال میں بعد نماز عصر تا مغرب منعقد ہوا جس میں نقیب اسرہ خالد وسیم صاحب نے شرکاء پروگرام کے سامنے رمضان المبارک کی اہمیت و فضیلت بیان کی اور رمضان المبارک میں تنظیم کے منعقد ہونے والے پروگراموں کی تفصیل بھی بتائی اس پروگرام میں 15 رفقاء و احباب نے شرکت کی۔

(رپورٹ: ہارون شہزاد، ناظم نشر و اشاعت حلقہ سرگودھا)

حلقہ گوجرانوالہ

❁ لالہ موسیٰ: 14 مارچ بروز منگل بعد از نماز عشاء امیر حلقہ علی جنید میر نے استقبال رمضان کے موضوع پر مذاکرہ کروایا، جس میں رمضان کی فضیلت، اہمیت اور اس کا قرآن مجید سے تعلق پر گفتگو ہوئی۔ اس پروگرام میں رفقاء و احباب نے بھرپور شرکت کی۔ یہ پروگرام تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہا۔ ❁ کامونکی: 17 مارچ بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز مغرب جامع مسجد صدیق اکبرؓ میں امیر حلقہ علی جنید میر نے تقریباً ایک گھنٹہ استقبال رمضان کے موضوع پر خطاب کیا جس میں عظمت صیام و قیام رمضان پر سیر حاصل گفتگو کی۔ اس محفل میں تقریباً 70 افراد نے شرکت کی۔ ❁ سیالکوٹ: 17 مارچ بروز جمعہ المبارک کو تین مقامات پر خطاب جمعہ کا موضوع استقبال رمضان رکھا گیا۔ احیائے دین مسجد میں حافظ نعیم صفدر بھٹ، کے ایم اشرف فیکٹری سے ملحق مسجد میں احمد بلال اور کوٹلی لوہاراں میں حافظ عثمان نے رمضان کی اہمیت و فضیلت اور کرنے کے کام پر گفتگو کی۔ ❁ گوجرانوالہ: امیر حلقہ علی جنید میر نے مرکز تنظیم اسلامی، مسجد نمرہ میں رمضان سے پہلے والے جمعہ پر خطاب ''استقبال رمضان اور نبی اکرم ﷺ کا رمضان کیسے گزرتا؟'' کے موضوع پر، کیا جس میں تقریباً 350 افراد نے شرکت کی۔ ❁ پھالیہ: دفتر تنظیم اسلامی (مسجد المصطفیٰ) میں بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا خطاب ''عظمت صیام و قیام رمضان'' کو دکھانے کا اہتمام ہوا، جس میں تقریباً 25 افراد نے شرکت کی۔ ❁ گجرات: 20 مارچ بروز سوموار بعد از نماز عشاء، استقبال رمضان کے موضوع پر مرکز تنظیم اسلامی، تقوی مسجد میں خصوصی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں امیر حلقہ علی جنید میر نے خطاب فرمایا جس میں گفتگو رمضان اور قرآن کے باہمی تعلق اور نبی اکرم ﷺ کا رمضان کیسے گزرا اور رمضان المبارک میں اپنے روحانی وجود کو طاقتور بنانے کے عمل پر سیر حاصل گفتگو کی۔ اس پروگرام میں تقریباً 80 حضرات اور 50 خواتین نے شرکت کی۔ ❁ اسرہ خواتین گجرات: امیر حلقہ کے گھر پر خواتین کے لیے بھی استقبال رمضان کے حوالے سے پروگرام منعقد ہوا جس میں قرآن اور دعا، قرآن اور رمضان، رمضان اور ہماری دینی ذمہ داریاں کے عنوانات کے تحت گفتگو ہوئی۔ اس پروگرام میں خواتین نے بھرپور شرکت کی۔ (رپورٹ: رانا ضیاء الحسن، ناظم نشر و اشاعت حلقہ گوجرانوالہ)

حلقہ پنجاب پوٹھوہار

❁ 12 مارچ 2023ء کو عاقب جاوید صاحب نے مسجد سنگھوری مندرہ میں خطاب کیا جس میں 12 افراد شریک ہوئے۔ ❁ 18 مارچ 2023ء کو حافظ ندیم مجید نے یو کے سیل اکیڈمی گوجر خان میں خطاب کیا۔ 07 افراد نے شرکت کی۔ ❁ 21 مارچ 2023ء کو افتخار احمد نے کشمیر اسلامک سینٹر، میر پور میں خطاب کیا۔ 42 افراد شریک ہوئے۔ ❁ 24 فروری 2023ء تا 17 مارچ 2023ء تک ہر جمعہ کو ساجد سہیل نے مرکز بیان القرآن جہلم میں خطاب کیا۔ ❁ 19 مارچ 2023ء کو عاقب جاوید نے بر مکان حیات بخش جہلم میں خطاب کیا، جہاں 33 افراد نے شرکت کی۔ ❁ 17 مارچ 2023ء کو محمد شہزاد بٹ نے دیسی ڈیرہ ریسٹورنٹ چکوال میں خطاب کیا، جس میں 18 افراد نے شرکت کی۔ ❁ 18 مارچ 2023ء کو خرم شہزاد بٹ نے جامع مسجد چکوال میں خطاب کیا، جس میں 10 افراد نے شرکت کی۔ ❁ 21 مارچ 2023ء کو محمد شہزاد بٹ نے بر مکان سجاد مدنی چکوال میں خطاب کیا جس میں 25 افراد شریک ہوئے۔ ❁ 22 مارچ 2023ء کو خرم شہزاد بٹ نے پریسٹو سکول لائن پاک چکوال میں خطاب پیش کیا جس میں 12 افراد شریک ہوئے۔ ❁ 12 مارچ 2023ء کو محمد نعمان نے موتی مسجد ساگری میں 15 افراد سے خطاب کیا۔ ❁ 15 مارچ 2023ء کو محمد نعمان نے جامع مسجد موہڑہ نجار میں خطاب کیا، جہاں 13 افراد شریک ہوئے۔ ❁ 17 مارچ 2023ء کو حافظ ندیم مجید نے ڈھیری ماڈھو چوک

پنڈوڑی میں خطاب کیا جس میں 45 افراد شریک ہوئے۔ ❁ 19 مارچ 2023ء کو مشتاق حسین نے مسجد دارالعرفان ساگری 40 افراد سے خطاب کیا۔ (رپورٹ: ندیم مجید، امیر حلقہ پنجاب پوٹھوہار)

حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی

❁ حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی پشاور صدر: مقامی تنظیم کے زیر اہتمام مورخہ 19 مارچ 2023ء کو عروج شادی ہال، گلبرگ نمبر 1، پشاور صدر میں ایک استقبال رمضان پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ جس کے مدرس کے فرائض محترم عبدالناصر صافی ناظم دعوت حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی نے سرانجام دیئے۔ ❁ حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی پشاور غربی: مقامی تنظیم کے زیر اہتمام مورخہ 23 مارچ، 2023ء کو مسجد پاک پرنٹنگ اینڈ پیکیجنگ کارپوریشن، پلاٹ نمبر 156، مین انڈسٹریل اسٹیٹ روڈ، حیات آباد، پشاور میں ایک استقبال رمضان پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ جس کے مدرس کے فرائض محترم فضل باسط ناظم تربیت حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی نے سرانجام دیئے۔ ❁ حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی مردان: مقامی تنظیم کے زیر اہتمام مورخہ 17 مارچ، 2023ء کو اقراء سکول ہوتی مردان، 17 مارچ، 2023ء کو مسجد الفلاح مردان، 20 مارچ 2023 کو اقراء کالج ہوتی مردان اور 22 مارچ 2023ء کو سراج ٹیوشن اکیڈمی مردان میں استقبال رمضان پروگرام منعقد ہوئے۔ جس کے مدرس کے فرائض محترم سراج اللہ معتمد مقامی تنظیم مردان نے سرانجام دیئے۔ تمام پروگراموں میں رفقاء اور احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

(رپورٹ: جنید کامران، ناظم نشر و اشاعت حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی)

حلقہ لاہور غربی

❁ تنظیم اسلامی چمن آباد: اس پروگرام میں محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی ویڈیو لگائی گئی۔ پروگرام میں 12 رفقاء اور 12 احباب نے شرکت کی۔ ❁ تنظیم اسلامی ٹاؤن شپ: اس پروگرام میں کل 40 افراد نے شرکت کی۔ جن میں 21 رفقاء اور 19 احباب اور 5 خواتین نے شرکت کی۔ ❁ تنظیم اسلامی ماڈل ٹاؤن: اس پروگرام اور 3 عدد حلقہ جات قرآنی میں استقبال رمضان کے پروگرام کئے گئے۔ ان پروگراموں میں تقریباً 25 رفقاء اور تقریباً 60 احباب نے شرکت کی۔ ❁ تنظیم اسلامی علامہ اقبال ٹاؤن: پروگرام میں تقریباً 12 مرد اور 7 خواتین نے شرکت کی۔ ❁ تنظیم اسلامی گارڈن ٹاؤن: اس پروگرام میں تقریباً 25 رفقاء و احباب نے شرکت کی۔ جبکہ سعید اللہ نے مقرر کے فرائض سرانجام دیئے۔ ❁ تنظیم اسلامی جوہر ٹاؤن: کل 6 حلقہ جات قرآنی میں پروگرام ہوئے۔ جن میں 13 رفقاء اور 125 احباب نے شرکت کی۔ ❁ تنظیم اسلامی واپڈا ٹاؤن: 8 دروس قرآن میں استقبال رمضان پروگرام منعقد کئے۔ جن میں 47 رفقاء اور 90 احباب نے شرکت کی۔ ❁ تنظیم اسلامی وسطی: وسطی تنظیم نے استقبال رمضان کا کوئی پروگرام نہیں کیا۔ ❁ تنظیم اسلامی چوہنگ: اس پروگرام میں مبشر عارف نے خطاب کیا۔ پروگرام میں 45 رفقاء اور 10 احباب نے شرکت کی۔ ❁ تنظیم اسلامی شیخوپورہ شمالی و جنوبی: ان دونوں تنظیم نے مشترکہ پروگرام منعقد کیا جس میں تقریباً 200 مرد اور 40 خواتین نے شرکت کی۔ ❁ تنظیم اسلامی انجینئرز ٹاؤن: انہوں نے ایک مرکزی پروگرام اور 4 حلقہ جات قرآنی میں استقبال رمضان پروگرام کئے۔ پروگراموں میں کل 26 رفقاء اور 93 احباب نے شرکت کی۔ ❁ تنظیم اسلامی بحریہ ٹاؤن: ایک مرکزی پروگرام کیا جس میں 7 رفقاء، 17 احباب 7 خواتین اور 8 بچے شریک ہوئے۔

(رپورٹ: فاروق احمد، امیر حلقہ لاہور غربی)

حلقہ کراچی شمالی

❁ سرجانی ٹاؤن میں 17 پروگرام منعقد ہوئے، ان پروگراموں میں 134 رفقاء، 207 خواتین اور 276 احباب نے شرکت کی۔ ❁ نیو کراچی میں 6 پروگرام منعقد ہوئے، ان پروگراموں میں 126 حضرات 76 خواتین نے شرکت کی۔ ❁ ناظم آباد میں 24 پروگرام منعقد ہوئے، ان پروگراموں میں 110 رفقاء، اور 455 احباب اور خواتین نے شرکت کی۔ ❁ نارتھ ناظم آباد/ بفرزون میں 17 پروگرام منعقد ہوئے، ان پروگراموں میں 82 رفقاء، 213 خواتین اور 257 احباب نے شرکت کی۔ ❁ فیڈرل بی ایریا میں 31 پروگرام منعقد ہوئے، ان پروگراموں میں 277 رفقاء، اور 1963 احباب جس میں خواتین بھی شامل تھیں۔ ❁ شادمان ٹاؤن میں 11 پروگرام منعقد ہوئے، ان پروگراموں میں 215 رفقاء، 158 خواتین اور 4238 احباب نے شرکت کی۔ ❁ بحریہ ٹاؤن میں 23 پروگرام منعقد ہوئے، ان پروگراموں میں 126 رفقاء، 1020 احباب جس میں خواتین بھی شامل تھیں۔ ❁ اورنگی ٹاؤن میں 9 پروگرام منعقد ہوئے، ان پروگراموں میں 106 رفقاء، 218 خواتین اور 384 احباب نے شرکت کی۔ ❁ بلدیہ ٹاؤن میں 3 پروگرام منعقد ہوئے، ان پروگراموں میں 32 رفقاء، اور 71 احباب نے شرکت کی۔ ❁ گلشن معمار میں 16 پروگرام منعقد ہوئے، ان پروگراموں میں 88 رفقاء، 449 احباب جس میں خواتین بھی شامل تھیں۔ حلقہ کی سطح پر کل 157 پروگرامات کا انعقاد ہوا۔ ان پروگراموں میں مجموعی طور پر 1230 رفقاء، 900 خواتین اور 9173 احباب نے شرکت کی۔

(رپورٹ: ذیشان حفیظ خان، ناظم نشر و اشاعت حلقہ کراچی جنوبی)

حلقہ بہاول نگر

❁ مرکز تنظیم اسلامی ہارون آباد: 15 مارچ بروز بدھ بعد نماز عشاء مرکز تنظیم اسلامی ہارون آباد میں ہونے والے درس قرآن کے ساتھ امیر حلقہ سجاد سرور نے استقبال رمضان کے حوالہ سے رمضان کی فضیلت و اہمیت (روزہ، رمضان اور قرآن) کے ساتھ تعلق پر سیر حاصل گفتگو کی اور اسی موضوع سے متعلق نبی اکرم ﷺ کی احادیث مبارکہ بھی سنائیں۔ اس اجتماع میں مقامی تنظیم ہارون آباد شرقی اور ہارون آباد غربی کے رفقاء اور ان کے دعوت پر مدعو احباب نے بھی شرکت کی۔ شرکاء کو دورہ ترجمہ قرآن میں شرکت کرنے کے حوالہ سے دعوت نامے (پمفلٹ) تقسیم کئے گئے۔ ❁ فورٹ عباس: 17 مارچ بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب مسجد جامع القرآن رحمٰن ٹاؤن فورٹ عباس میں مقامی امیر قمر الدین نے نماز عشاء تک کثیر تعداد میں ملتزم و مبتدی رفقاء اور احباب سے استقبال رمضان کے موضوع پر خطاب کیا۔ ❁ چشتیاں: 21 مارچ بروز منگل بعد نماز مغرب مقامی امیر چشتیاں جناب محمد امین نوشاہی نے بمقام مرکز تنظیم اسلامی چشتیاں مسجد ابوایوب انصاریؓ مقامی تنظیم چشتیاں کے دعوتی اجتماع میں استقبال رمضان کے حوالہ سے عظمت صیام و قیام کے موضوع پر تقریباً ایک گھنٹہ درس دیا۔ اس پروگرام میں رفقاء تنظیم، احباب اور اہل علاقہ کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ ❁ بہاول نگر: حلقہ بہاولنگر کی مقامی تنظیم بہاول نگر میں مقامی امیر پروفیسر محمود اسلم صاحب اور رفقاء تنظیم اسلامی کی جانب سے استقبال رمضان کے حوالہ سے اہل علاقہ کو پمفلٹ تقسیم کئے گئے اور شہر میں چلنے والے رکشوں پر استقبال رمضان اور یکم 29 رمضان تک ہونے والے دورہ ترجمہ قرآن بہاول نگر کی تشہیر اس میں شرکت کے سلسلہ میں فلیکسز آویزاں کی گئیں۔ ❁ مروٹ: 17 مارچ بروز جمعۃ المبارک کو مرکز تنظیم اسلامی مروٹ، مسجد جامع القرآن میں مدرس جناب حافظ شمس الحق اعوان نے ''استقبال رمضان اور نبی اکرم ﷺ کا رمضان کیسے گزرا؟'' کے حوالہ سے جمعہ سے خطاب فرمایا۔ جس میں تقریباً 150 افراد نے شرکت کی۔ ❁ حاصل پور، ڈونگہ بونگہ، یتیم والا، ڈاہرانوالہ: امیر حلقہ جناب سجاد سرور نے حلقہ بہاول نگر کے ملحقہ علاقوں جن میں حاصل پور، ڈونگہ بونگہ، یتیم والا اور ڈاہرانوالہ میں توسیع دعوت کے حوالہ سے ہونے والے ہفتہ وار دروس قرآن کے ساتھ استقبال رمضان کے سلسلہ میں رفقاء تنظیم اسلامی اور احباب میں عظمت صیام و قیام، رمضان اور قرآن کے باہمی تعلق اور رمضان المبارک میں اپنے روحانی وجود کو طاقتور بنانے کے موضوعات پر دروس دیئے۔ ❁ اسرہ خواتین ہارون آباد: مرکز تنظیم اسلامی مسجد فاطمہ المعروف جامع القرآن میں 22 مارچ بروز بدھ بعد نماز عصر تا مغرب استقبال رمضان کے حوالے سے پروگرام منعقد ہوا، اس پروگرام میں تمام رفیقات، اسرہ خواتین ہارون آباد اور دیگر خواتین نے شرکت کی۔ (رپورٹ: محمد عامر، ناظم نشر و اشاعت حلقہ بہاول نگر)

یہ تمام پروگرام اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت اور فضل سے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے مال و جان کے انفاق کو قبول فرمائے اور اس کو ہمارے اور تمام انسانوں کے لیے خیر و برکت کا باعث بنائے۔ آمین یارب العالمین!

❁ ❁ ❁

all, the US and its illegitimate ward, the Zionist state of Israel, are notorious for instigating trouble. They thrive on wars that result in mayhem and killings. Since 911, the US, its NATO allies and Zionist Israel have murdered more than 32 million people in West Asia.

The other important factor in this equation was the March 9 visit by Saudi Foreign Minister Faisal ibn Farhan to Moscow where he huddled with his Russian counterpart, Sergey Lavrov for several hours. There is little doubt that the Saudi foreign minister briefed what was underway in Beijing in which Moscow must also have played a role.At their joint press conference in Moscow following their talks, Lavrov said: "We discussed a number of current regional and international issues. We held an in-depth discussion on the situation in the Middle East and North Africa. Moscow and Riyadh believe that all regional issues must be addressed through a political dialogue involving all the interested parties".Russia's top diplomat then brought up the subject of Moscow's proposal for a collective security concept for the Persian Gulf in which all interested parties would be involved. Lavrov said: "In that context, we talked about ways to help stabilize the situation in the Gulf area by promoting a unifying agenda that will bring us closer to formulating practical agreements on security in that crucial part of the world. We will maintain contact on that issue. As you know, Russia has proposed a Collective Security Concept for the Gulf Area, and we will continue our dialogue regarding it with all the interested parties."

The Beijing agreement also alluded to the 2001 Security Pact between Iran and Saudi Arabia. This was signed by then Saudi Interior Minister Nayef bin Abd al-Aziz and his Iranian counterpart AbdolvahidMussavi-Lari in Tehran on April 18, 2001. What the Iran-Saudi rapprochement indicates is that the so-called Abraham Accords between the Zionists and the Arabian potentates is now effectively dead. The Zionists deserve no reprieve given their cruel treatment of the Palestinians.

Courtesy: The Crescent International (https://crescent.icit-digital.org/)

گوشۂ انسدادِ سود

لائحہ عمل

حکومت کے لیے لائحہ عمل:

(الف) اصولی اقدامات:

1۔ حکومت پاکستان سود سے متعلق فیڈرل شریعت کورٹ کے 28 اپریل 2023ء کے فیصلے پر فوری اور مکمل عمل درآمد کرے۔ فیصلہ کے خلاف سپریم کورٹ کے شریعت اپیلٹ بینچ میں دائر تمام اپیلیں فوری طور پر واپس لی جائیں۔ فیڈرل شریعت کورٹ کے حکم کے مطابق 31 دسمبر 2023ء تک پاکستان کی معیشت کو سود سے مکمل طور پر پاک کر کے اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھالا جائے۔

2۔ دستورِ پاکستان سے وہ جملہ ترامیم فوری طور پر ختم کر دی جائیں جو بلاسودی معیشت کے قیام کے حوالے سے رکاوٹ کا سبب بنتی ہیں۔ (جاری ہے)

بحوالہ "سود: حرمت، خباثتیں، اشکالات"، از حافظ انجینئر نوید احمدؒ

(اضافہ 2023ء بعد از فیصلہ بابت حرمت سود، فیڈرل شریعت کورٹ، 28 اپریل 2023ء)

آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 349 دن گزر چکے!

رمضان، قرآن اور مُسلمانانِ پاکستان

بانی تنظیم اسلامی

ڈاکٹر اسرار احمدؒ

کے چند فکر انگیز خطابات پر مشتمل کتاب

جس میں رمضان المبارک اور قرآن حکیم کے باہمی تعلق کی وضاحت کے ساتھ ساتھ قرآن میں خاص طور پر مسلمانانِ پاکستان کے لیے موجود عملی راہنمائی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

سفید کاغذ | دیدہ زیب ٹائٹل | مضبوط جلد

صفحات: 208 | قیمت: 600 روپے

مکتبہ خدام القرآن لاہور

0301-111 53 48 maktaba.com.pk

Email:maktaba@tanzeem.org

China's Role In Restoring Iran-Saudi Ties Heralds Tectonic Shift In Global Politics

Waseem Shehzad

The agreement to restore diplomatic ties between Iran and Saudi Arabia announced on March 10 in Beijing marked a tectonic shift in global politics. To have diplomatic ties is the norm; not having relations is abnormal unless, of course, the entity happens to be the illegitimate usurper state of Zionist Israel.Nor indeed is the restoration of ties between Iran and Saudi Arabia the big story. The really big story is that China has for the first time in contemporary history played such a significant role in mediation between two regional powers. Equally important is the fact that the US was not involved in the affairs of states in West Asia where it has maintained a hegemonic presence and influence for nearly eight decades.

While Iran's National Security Advisor, Ali Shamkhani set out on a regional tour to apprise neighbors of the Iran-Saudi rapprochement, Saudi Finance Minister Mohammed Al Jadaan announced on March 15 that the kingdom could invest in Iran's economy very soon. With its highly-skilled population and rich in mineral resources, Iran offers great opportunities for investments.This was followed on March 19 by Saudi king Salman bin Abd al-Aziz's invitation to President Ibrahim Raiesi to visit Riyadh for talks. This is an important break-through and indicates that the Saudis are keen to maintain the momentum of the China-brokered accord.

Not surprisingly, Tehran saw this as an end to US' regional hegemony. Major General Yahya Rahim Safavi, military advisor to the Rahbar, Imam Seyyed Ali Khamenei and former head of the Islamic Revolutionary Guards Corps (IRGC), said on March 12 that the Tehran-Riyadh rapprochement marked an end to US hegemony in the region."Regarding the recent agreement, it... was a tectonic shift in the political field and an end to the American hegemony in the region. The post-US era in the Persian Gulf region has just started," he said."The Chinese have decided to become the world's first economy by 2030. The deal between Iran and Saudi Arabia, mediated by China, dealt the second biggest blow to the US by China. This is because Saudi Arabia is China's largest supplier of oil, and on the other hand, China's strategic partnership agreement with Iran to invest in the development of our infrastructure was a great agreement," General Safavi added.

Even American think-tanks have admitted that China's role in the restoration of Iran-Saudi ties "has just left the United States with a bleeding nose in the Gulf." This was the view of Ahmed Aboudouh, a non-resident fellow with the Middle East Programs at the Atlantic Council.Thomas S. Warrick, a non-resident senior fellow at the Scowcroft Center for Strategy and Security's Forward Defense practice and the Scowcroft Middle East Security Initiative at the Atlantic Council, however, tried to put a different spin on it. He said "Washington should neither overreact nor underreact to today's [March 10] announcement that China played a role in the resumption of diplomatic ties between Saudi Arabia and Iran... China's public role... shows its interest in doing something that few other countries could have done: gaining the confidence of both sides."

He then tried to reassure the Washington warlords that "resumption of diplomatic ties between Tehran and Riyadh is not likely to lead to a major change in the Gulf's security situation." Really? This could be read both as an attempt to sooth frayed nerves in Washington and as a harbinger of more western, primarily American-instigated destabilizing efforts in the region.After

Vol: 32 Regd. No. C.P.L NO.114 No.15

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore